نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب

سہ ماہی مجلہ

راہ سنت

لاہور

جلد نمبر ۱ | جمادی الثانیۃ/رجب/شعبان ۱۴۳۰ھ | شمارہ نمبر ۱

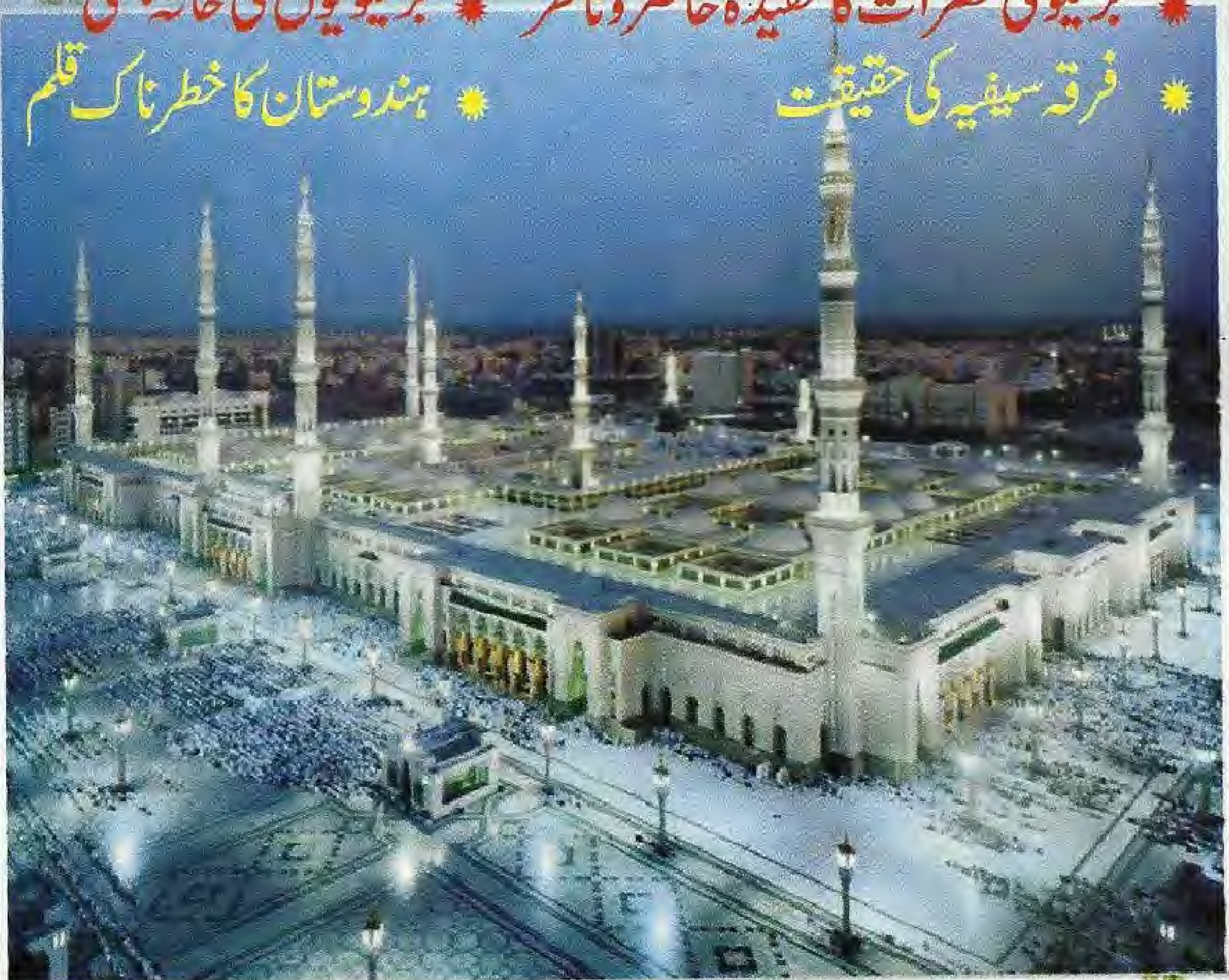
بدعاء
حضرت مولانا
سرفراز خان صفدر
نور اللہ مرقدہ

بفیضانِ نظر
حضرت مولانا
ڈاکٹر
شاہد اویس نقشبندی صاحب
دامت برکاتہم

امت مسلمہ میں تفریق کو ختم کرنے کے لیے
اہل السنت والجماعت کا ترجمان

مدیر
مناظر اہل سنت
مولانا
محمد حماد نقشبندی صاحب

* لطمة اهل السنة على خد اهل البدعة
* بریلوی حضرات کا عقیدہ حاضر و ناظر * بریلویوں کی خانہ جنگی
* فرقہ سیفیہ کی حقیقت * ہندوستان کا خطرناک قلم



ناشر: انجمن ارشاد المسلمین پاکستان

انجمن کے مقاصد

۱۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی اور دینی جذبہ پیدا کرنا۔

۲۔ توحید وسنت کو زندہ کرنا، شرک وبدعات، غیر اسلامی رسم ورواج، نیز دیگر فواحش ومنکرات کو مٹانا۔

۳۔ انکار ختم نبوت اور انکار حدیث جیسے عظیم فتنوں سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۴۔ نوتعلیم یافتہ حضرات کے دل ودماغ کو مستشرقین کے پھیلائے ہوئے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنا۔

۵۔ مقام صحابہؓ سے لوگوں کو روشناس کرانا، نیز ان کے معیار حق ہونے کے عقیدے کو مسلمانوں کے قلوب واذہان میں راسخ کرنا۔

۶۔ عوام کو صحیح طور پر مسلک اہل سنت والجماعت سے متعارف کراتے ہوئے اپنے عقائد واعمال کو اس کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کرنا۔

۷۔ مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور ان کے بعد پیدا ہونے والے مسلک اہل سنت والجماعت کے دیگر جید اساطین علم وفضل کی زندگیوں سے عوام کو آگاہ کرنا جن کی ملی، ملکی، سیاسی اور مذہبی خدمات پر پاک وہند کا کوچہ کوچہ گواہ ہے

۸۔ دینی تعلیم وتبلیغ کو عام کرنا اور اس سلسلے میں اردو کا ایک مخصوص دینی نصاب پڑھانا۔

۹۔ ایک ایسی لائبریری کا قیام جس میں حدیث، تفسیر، فقہ، عقائد، سیرت، تاریخ اور سوانح بزرگان سلف کی کتب کا ذخیرہ فراہم ہو تاکہ ہر شخص کے لیے ان کتب کا مطالعہ آسان ہو سکے۔

۱۰۔ انجمن کی رکن سازی، بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کو انجمن کا رکن بنا کر رشد وہدایت اور تعلیم وتبلیغ کے لیے تیار کرنا

۱۱۔ فرق باطلہ کے دجل وفریب اور ان کے اضلال وتضلیل سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۱۲۔ ایسی کتب کی نشر واشاعت کرنا جو انجمن کے مقاصد پورا کرنے میں ممد ومعاون بن سکیں۔

مجلہ طلب کرنے کے لیے پتے

مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	042-7232536	ادارۂ اسلامیات انارکلی لاہور
مدرسہ عربیہ عثمانیہ نیا شہر جھنگ	مولانا ابوایوب قادری صاحب	0332-6369091
مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ	مولانا محمد طلحہ صدیقی (قصور)	0333-4484655

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 048-3881487

مکتبہ اہل السنت دوکان نمبر 12، رسول پلازہ، امین پور بازار فیصل آباد۔

سہ ماہی

راہ سنت

لاہور

مجلہ

جلد نمبر1 | جمادی الثانیہ/رجب/شعبان ۱۴۳۰ھ | شمارہ نمبر1

بیاد
حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نور اللہ مرقدہ

بیاد
حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب نور اللہ مرقدہ

قیمت فی شمارہ 20 روپے

- جواب طلب امور کیلئے جوابی لفافہ ضرور ہمراہ بھیجیں۔
- ہر بار خط و کتابت میں اپنا مکمل پتہ لکھیں۔

رسالہ منگوانے اور لگوانے کے لیے رابطہ نمبر:

مولانا حماد احمد 0321-4184848
محمد سرفراز 0321-4606293
مولانا فیاض طارق 0301-3908336

رسالہ ہٰذا اگلے شمارے سے انشاء اللہ دو ماہی ہوگا۔

پتہ
انجمن ارشاد المسلمین (پاکستان)
جامعہ مسجد تقویٰ اعوان مارکیٹ گلی نمبر 6 نزد چونگی امر سدھو لاہور۔

دیکھئے اس شمارے میں

﴿نالۂ دل﴾

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم٥

کیا شجر، کیا حجر، کیا چرند، کیا پرند، کیا زمین، کیا فلک، کیا جنات، کیا انسان سب ہی تو اس کشمکش کا نظارہ کر رہے ہیں، وہ جو شیطان نے راندہ درگاہ ہوتے ہوئے دعویٰ کیا تھا، وہ جو اس نے ایک عزم کیا تھا، ارادہ کیا تھا، گوارادہ سرتاپا شر کا، سراسر بد کا کہ اے اللہ جو تیرا ہو کر چلے گا میں اس کو بھٹکانے کے لیے، پھسلانے کے لیے، تیری نظروں سے گرانے کے لیے آگے سے آؤں گا، پیچھے سے بھی آؤں گا دائیں سے بھی آؤں گا، بائیں سے بھی آؤں گا۔ مگر میرے مولا کی رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔ سراسر پاکی اور تعریف اس ذات کے لیے کہ جس نے اپنے بندوں کی کوتاہیوں، غلطیوں کو معاف کرنے کے لیے ان کے گناہوں کو دھونے کے لیے استغفار کا تحفہ دیا کہ شیطان ان کو بھٹکا کر گناہ بھی کرائے تو میرے بندے مجھ سے دور نہ ہوں۔ وہ مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے گے، میں معاف کر دوں گا۔ بخشش طلب کریں گے بخش دوں گا۔ مگر اس شخص کا کیا کیجئے کہ شیطان نے جس کے سامنے گناہوں کو مزین کر کے پیش کر رکھا ہے۔ جو گناہ میں مبتلا ہے مگر ثواب سمجھ رہا ہے۔ خطا پہ خطا کر رہا ہے مگر اس زعم میں مبتلا ہے کہ مجھ پر ثواب کی عطا ہی عطا ہے۔ کیسا نورانی جال شیطان نے ان لوگوں کے لیے بچھا رکھا ہے کہ بدعات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ مگر ذہن میں ان لوگوں کے، یہ ڈال رکھا ہے کہ تم تو دین پر چل رہے ہو قبروں کے آگے جھکے ہوئے، اس پر مطمئن نہ صرف مطمئن بلکہ خوش ہیں کہ ہم توحید پر عمل کر رہے ہیں۔ بزرگوں کے نام کے نذرانے اور چڑھاوے ہیں مگر اس کو قرب الٰہی سمجھ رہے ہیں۔ بھلا شیطان جب گناہوں کو ایسا مزین کر دے کہ شرک کو توحید بنا کر پیش کرے۔ بدعت کو سنت بنا کر پیش کرے تو کہاں سے توبہ کا خیال آئے۔ جب بدعات اور شرک کو جواز فراہم کرنے کے لیے کتابیں لکھی جانے لگیں۔ جلوس نکالے جانے لگیں۔ اور ان بدعات میں شریک نہ ہونے والوں کو گستاخ اور وہابی کہہ کر بدنام کیا جانے لگے تو آپ ہی بتلائیں کہ ان لوگوں کی گمراہی کا کیا حال ہوگا۔

میرے مولا کریم کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان کہ جس نے توفیق بخشی کہ آج یہ چند اوراق کا مجموعہ بنام راہ سنت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ صرف اسی جذبے کے تحت کہ کاش ہماری یہ صدا، یہ پکار ان لوگوں کو خواب غفلت سے جگا دے۔ کہ جن کو اپنے سوا سب کافر نظر آتے ہیں۔ اور گستاخ دکھائی دیتے ہیں۔ جو بدعات کو سنت، شرک کو توحید سمجھ کر بے دینی دین سمجھ کر عمل پیرا ہیں۔

مولا کریم سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے (آمین ثم آمین)۔

یہی ہمارا مقصد ہے۔ یہی ہماری پونجی، یہی ہمارا سرمایہ۔ ان اجری الا علی اللہ۔ ”راقم اثیم (محمد حماد)

حرف آغاز

صرف قارئین کرام کیلئے ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم خوشخبری ہے کہ انجمن ارشاد المسلمین ترجمانِ اہل السنّت والجماعت جس کے بانی حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحبؒ تھے، جنہوں نے شرک وبدعات کے خاتمہ کیلئے ان تھک کاوشیں کیں۔ بڑے بڑے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، نہ طوفانوں سے خوف کھایا، نہ زلزلوں سے گھبرائے، رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، ایک فولادی چٹان کی طرح ڈٹے نظر آئے، گلشن اہل سنت والجماعت کے چمکتے دمکتے، روشن ومنور ستارہ تھے۔ آج جبکہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آ رہی تھی جو اس انداز میں باطل کا ہر محاذ پر مقابلہ کرے اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم امت مسلمہ پر ہوئی اور اللہ رب العزت نے مولانا محمد حماد صاحب دامت برکاتہم جیسی نوجوان شخصیت کو انجمن ارشاد المسلمین کی قیادت دے کر میدان میں اتارا اور انجمن ارشاد المسلمین کے حوالہ سے بہت ساری ذمہ داریوں کا بوجھ اس مرد مجاہد پر ڈال دیا، جنہوں نے اپنی ابتدائی کاوشوں میں دو ماہی رسالہ ہذا (راہ سنت) کا اجراء کیا۔ ''فالحمد للہ علی ذلک''

نیز شرک وبدعات کے خاتمہ کیلئے، تعلیمی، تربیتی اور اصلاحی کورسز کا آغاز فرما دیا، اہل اسلام کے لیے ایک اور خوشخبری ہے کہ عبارات اکابر جو حضرت مولانا شیخ سرفراز خان صفدر صاحبؒ کی کتاب ہے جس کا بزعم خویش، جواب بنام تحقیقی جائزہ غلام نصیر الدین صاحب سیالوی نے لکھا ہے کا منہ توڑ جواب بنام لطمۃ اہل السنۃ، حضرت مولانا حماد احمد صاحب کے قلم سے، رسالہ ہذا میں قسط وار شائع کیا جا رہا ہے، ''لطمۃ اہل السنۃ'' عنقریب کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

آپ کا خادم

محمد فیاض طارق (نائب مدیر)

تائیداتِ اکابرین

اہل بدعت نے جب اہل سنت و جماعت کا سٹیکر لگا کر شرک و بدعات کو عام کرنا شروع کیا اور اہل السنۃ پر جھوٹے الزامات لگا کر امت میں تفرقہ بازی کی مہم شروع کی۔ ان کے غلط عقائد کو دلائل سے قلع، قمع کرنے کیلئے اللہ عزوجل نے ایک مردِ نوجوان کو میدانِ عمل میں کمربستہ ہونے کی توفیق عطا کی ''فالحمد للہ علی ذلک''۔ ذیل میں چند تحریرات تبرکاً پیش کی جارہی ہیں جو اکابرین اہل السنّت نے اس مردِ مجاہد پر شفقت فرماتے ہوئے لکھ کر دی۔ (از فیاض)

امام اہل سنت، محدث عظیم، فقیہ العصر، شیخ المشائخ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نور اللہ مرقدہ

[illegible]

یہ اکابر علماء دیوبند بلکہ شیخ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور سچے مومن ہیں۔ [illegible] ان پر الزامات [illegible]

ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

0300-6496954

مناظر اسلام، قاطع رافضیت، ولی کامل، نمونہ اسلاف حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہم

[illegible]

اکابر علماء دیوبند بلکہ شیخ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور سچے مومن ہیں۔ بریلویوں کے ان پر الزامات محض بہتان ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالستار تونسوی [illegible]

0300-6344772

جبلِ استقامت، شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا حفیظ اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ وکفی والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

یہ انتہائی پُرفتن دور ہے۔ خصوصًا اہل حق کیلئے ہر طرف سے باطل کی یلغار ہے، ایک طرف ظاہری قوت سے اہل باطل، اہل حق سے برسرِ پیکار ہیں اور دوسری طرف روحانیات پر حملہ آور ہیں۔ کتنے باطل فرقے میدان عمل میں اترے ہوئے ہیں ابھی کچھ روز قبل سوات معاہدہ طے پایا، تو اسکے خلاف جلوس نکالے گئے کہ ہمیں یہ قبول نہیں کیوں، اسلئے کہ ان لوگوں کا تعلق اہل حق علمائے دیوبند کے ساتھ ہے۔

ہندو آجائیں، سکھ آجائیں، عیسائی آجائیں تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر اہل حق دیوبند اسلام نافذ کریں تو ہم کو وہ قبول نہیں۔ "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" بہرحال اس پُرفتن دور میں احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ادا کرنا ضروری ہے۔

الحمد للّٰہ ہمارے مسلک کے اکابر ہمیشہ ہر فتنہ کے خلاف برسرِ پیکار رہے اور امت مرحومہ کی صحیح راہنمائی کی بقول حضرت مولانا امین صاحب اکاڑوی رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دین کو تکمیل نصیب ہوئی، صحابہ کرامؓ کے ذریعے تمکین نصیب ہوئی، امام ابوحنیفہؒ کے ذریعہ دین کی تدوین ہوئی اور علمائے دیوبند کے ذریعے اسی زمانے میں دین کی تطہیر ہوئی۔

اہل بدعت نے جو کچھ غیر دین، دین کے نام سے لوگوں میں پھیلایا تھا اس کو دین سے نکال کر خالص دین لوگوں کے سامنے پیش کیا آج بھی دیوبند کے سپوت الحمدللہ ہر گمراہ فرقے کے مقابل کھڑے نظر آئیں گے۔

اہل بدعت جنہوں نے دھوکہ دینے کیلئے اہل السنّت والجماعت کا بورڈ چسپاں کر رکھا ہے اور دیگر باطل فرقے، قادیانی، معتزلین، منکرین حدیث جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں وغیر ذلک ان سب کا تعاقب ضروری ہے۔

قابل قدر عزیزم مولانا حماد صاحب، اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، حالات کے تقاضے کو سمجھتے ہوئے اہل بدعت کی تحریفات کو طشت از بام کرنے کیلئے ماشاء اللہ مستعد ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کے

علم وعمل میں برکت دے اور سنت کا سیدھا اور صاف راستہ دکھانے میں کامیاب فرمائے۔آمین۔

حضرت مولانا مفتی احمد علی صاحب مدظلہ العالی استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

اہم اعلان

دو اہم حوالہ جاتی کتب محدود تعداد میں میسر ہیں۔

(۱)"تنویر الحجۃ" جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حج فرض نہیں رہا ہے۔"احمد رضا خان کے بیٹے مصطفیٰ رضا خان کے قلم سے مع پچاس بریلوی علماء کی تصدیقات۔

(۲)"دیوان محمدی" جس میں جا بجا نبی ﷺ کو خدا کہا گیا ہے۔

مثلاً

گر محمد نے محمد ﷺ کو خدا مان لیا
تو سمجھو مسلمان ہے دغا باز نہیں

اور بہت سے گستاخانہ اشعار

برائے رابطہ: مولانا فیاض طارق 0301-3908336

مولانا حماد احمد 0321-4148848، محمد سرفراز 0321-4606293

از افادات مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمہ اللہ

درس القرآن

وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو (سوره مائده)

ونزد یک اوست کلید ہائے غیب نمی داندش مگر او (ترجمہ شاہ ولی اللہ)

اور اس کے پاس کنجیاں ہیں، غیب کی، ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔

(ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ)

محترم قارئین! آیت درج بالا میں مفاتح الغیب یعنی غیب کی کنجیاں کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ غیب کی کنجیوں سے کیا مراد ہے، اس کی تفسیر میں حضرات مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس سے عذاب وثواب کی تفصیلات مراد لیں، بعض نے زمین وآسمان کے مخفی خزانے مراد لیے، بعض نے سعادت واستقامت، ان اقوال کی تفصیل معالم التنزیل اور تفسیر خازن میں دیکھی جاسکتی ہے۔ لیکن ان سب سے راجح تفسیر وہ ہے جو خود نبی کریم، رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"مفاتح الغيب خمس لا يعلمها الا الله لا يعلم ما في غدا الا الله ولا يعلم ما تغيض الارحام الا الله ولا يعلم متى ياتى المطر احدا الا الله و لا تدرى نفس باى ارض تموت ولا يعلم متى تقوم الساعة الا الله".

(رواه البخارى، واخرجه ايضا احمد ومسلم وابن جرير وابن منذر).

(مفاتح الغیب پانچ ہیں ان کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ کل کیا واقعات رونما ہوں گے۔ اور اللہ ہی جانتا ہے کہ بچہ دانیوں میں کیا ہے (نر یا مادہ)۔ اور صرف اللہ کو علم ہے کہ بارش کب ہوگی اور کسی جاندار کو معلوم نہیں کہ اس کی موت کس زمین میں واقع ہوگی اور اللہ ہی کو علم ہے کہ قیامت کب آئے گی)۔

یہ تفسیر سیدنا حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ نے کی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

"هذه الخمسة لا يعلمها ملك مقرب و لا نبی مصطفی فمن ادعی انه يعلم شيئا من هذه فقد كفر بالقرآن لانه خالفه". (تفسیر خازن ص ۱۸۳ جلد۵)

یہ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی برگزیدہ نبی پس جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے تو اس نے قرآن کے ساتھ کفر کیا کیونکہ اس کی کھلی مخالفت کی۔

نیز حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں۔

"خمس من الغيب استاثر بهن الله فلم يطلع عليهن ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا"

پانچ چیزیں غیب میں سے وہ ہیں جن کو خدا نے اپنے لیے خاص کرلیا ہے پس کسی مقرب فرشتے اور کسی فرستادہ نبی کو بھی ان کی اطلاع نہیں دی ہے۔ (رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم، درمنثور ص ۱۷۰ جلد۵ وایضاذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ)۔

ان روایات سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں۔

۱۔ بعض لوگوں کا نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ علیہ السلام کو ہر شے کا علم تھا، صحیح نہیں۔

۲۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ آپ علیہ السلام کو ذاتی علم نہ تھا مگر عطائی تھا، اسی کی نفی حضرت قتادہؒ اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ہو جاتی ہے۔

۳۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب آلات کی مدد سے بارش اور الٹرا ساؤنڈ کی مدد سے بچے کی جنس بتائی جاسکتی ہے تو اللہ کے نبی کیا نہیں بتاسکتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں نفی علم غیب کی ہے۔ نہ کہ نفی علم مشاہدہ۔ بادل دیکھ کر بتادینا مشاہدہ کہلاتا ہے غیب نہیں، الٹرا ساؤنڈ سے دیکھ کر بتلانا مشاہدہ ہے غیب نہیں۔

۴۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ علوم نبی علیہ السلام کو دیئے تھے مگر نبی علیہ السلام نے نہ بتلائے تو اس سے نبی علیہ السلام کی ذات پر بہتان آتا ہے۔

۵۔ درج ذیل آیت اور اس کی تفسیر سے پتہ چلا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ نبی ﷺ "عالم ما كان و ما يكون" نہیں۔ اگر آپ "عالم ما كان و ما يكون" ہوتے تو ان پانچ چیزوں کا بھی آپ ﷺ کو علم ہوتا۔ قارئین یاد رکھیے کہ اللہ کے بعد اس کائنات میں سب سے زیادہ

علم والے سرور کونین، آقا کریم ﷺ کی ذات گرامی ہی ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کو ہر شے کا روز ازل سے ابد تک کا علم ہے۔ وما علینا الا البلاغ.

درس الحدیث

''انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضی له بذلک فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیترکها. (صحیح بخاری کتاب الاحکام)''

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۴، ورواه ایضا مالک واحمد)

یعنی میں ایک بشر ہی ہوں اور میرے پاس فریق آتے ہیں ایسی صورت میں ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی فریق دوسرے سے اچھا بولنے والا ہو (جس کی لسانی کی وجہ سے) میں سمجھ لوں کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں مقدمہ کا فیصلہ دے دوں۔ (حالانکہ حق اس کا نہ ہو) پس (اس طرح نادانستہ طور پر) میں جس کسی کو دوسرے مسلمان کا حق دلوادوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہی ہے اب وہ خواہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔

یہ حدیث مبارکہ اپنے مضمون کے لحاظ سے نہایت واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تمام غیوب (جمیع ما کان وما یکون کا علم اگر حاصل ہوتا) تو اس بات کا احتمال ہی نہ تھا کہ آپ جھوٹے فریق کو اس کی لسانی اور چرب زبانی کی وجہ سے سچا سمجھ لیتے، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو علم تو سب کچھ کا ہوتا تھا لیکن آپ ﷺ مقدمہ کی ظاہری روداد کے مطابق فیصلہ کرنے پر من جانب اللہ معمور تھے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت میں نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ آپ ﷺ پر خیانت کا الزام آتا ہے اور کم وبیش ایسی ہی بات ہے جسے شیعہ حضرات اپنے اماموں کے تقیہ کے جواز میں پیش کرتے ہیں اور دوسری بات اس حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں ''انما اقضی بینکم برأی فیما لم ینزل علی فیه'' (ابوداؤد ص ۱۲۵)

ترجمہ: جس معاملہ میں خدا کی وحی مجھ پر نہیں آتی اس میں، میں اپنی رائے سے تمہارا فیصلہ کرتا ہوں یہی وجہ ہے کہ حدیث کے ان الفاظ کے بھی ''ان باطل'' اور غلط خیالات کی بھی تردید کر دی، کہ جن مقدمات کی حقیقت آپ ﷺ کو معلوم ہوتی تھی وہاں اس کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے اور جہاں وحی نہ

ہوتی وہاں اپنی رائے مبارکہ سے فیصلہ فرماتے، نیز اسی حدیث کے الفاظ میں غور کیجئے آپ ﷺ فرما رہے ہیں "فاحسب انه صادق" یعنی میں سمجھ لوں کہ وہ سچا ہے اس سے پتہ چل رہا ہے کہ آپ کو پہلے علم نہ ہوتا تھا، اسی لیے "احسب" فرمایا۔

علامہ بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح البخاری میں لکھتے ہیں کہ "قوله انما انا بشر ای من البشر ولا ادری باطنا ما یتحاکمون فیه عندی ویختصمون فیه لدی وانما اقضی بینکم علی ظاهری ما تقولون" (عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۲۵۷) (میں بشر ہی ہوں میں ان کے معاملات کی مخفی باتوں کو نہیں جانتا جن میں وہ مجھے حاکم بناتے ہیں اور میرے پاس اس معاملہ میں جھگڑتے ہیں اور بے شک میں تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہوں تمہاری ظاہری گفتگو پر) نیز یہ حدیث صحیح بخاری کتاب الشہادات میں بھی آتی ہے اور اس جگہ علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔

"انما انا بشر یعنی کواحد منکم ولا اعلم الغیب وبواطن الامور کما هو مقتضی الحالة البشریة" (عمدۃ القاری) یہی مضمون فتح الباری اور امام نووی کی شرح مسلم میں بھی ہے کہ علامہ شہاب الدین خفاجی اس حدیث کے پہلے لفظ "انما انا بشر" کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "انما انا بشر لا اعلم الغیب وانکم تختصمون الیّ" (نسیم الریاض ج ۴ ص ۲۶۱) بہرحال مذکورہ بالا حدیث کے تمام طرق اور شارحین کی مندرجہ بالا توجیہات پیش نظر رکھنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ آپ کو علم جمیع ما کان وما یکون عطائی بھی حاصل نہ تھا لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ علوم ومعارف سے نوازا ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن روز ازل سے لیکر روز ابد تک، ہر ہر شے کا تفصیلی علم، جو ہر ہر جزئی کو محیط ہو، عطا نہیں کیا گیا یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ.

مقدمہ لطمۃ اھل السنۃ (مولانا محمد حماد نقشبندی)

تمام تعریفیں اس رب السمٰوات والارض کے لیے کہ جو تمام عیوب سے پاک تمام نقائص سے مبرہ، جس کے حامد انس و جان، وہ ذات کبریا کہ جس کے عشق کی آگ نے ایمان والوں کو بے قرار کیا ہوا ہے، پاک ہے وہ ذات عاجزی سے کہ جس نے اپنی محبت پانے کے لیے راستہ اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع کو قرار دیا۔

کامیاب ہیں وہ جنہوں نے میرے پیارے آقا ﷺ کی سنت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں سے سمجھا۔ ما انا علیہ واصحابی کا مصداق بن کر اس طائفہ منصورہ میں شامل ہو گئے جو اس دار الابتلاء میں بدعات و شرک کی خار دار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا بچا کر روز جزا کی طرف گامزن ہیں، جن کو نگاہوں نے اہل السنّت والجماعت کے نام سے پہچانا۔ یہی معیار نجات ہیں یہی مدار فلاح ہیں یہی باعث افتخار ہیں یہ اہل السنّت والجماعت کون ہیں؟ یہ وہی ہیں جس کی کرن بن کر کبھی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ شرک و بدعات کا مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں، یوں کہیے کہ ”بریلویت“ کا مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں، تو کہیں اس قافلے میں محدثین کرام و فقہائے مجتہدین عظام عقیدہ و عمل کی بدعات کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں۔

کہیں محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ اس ”بریلویت“ کے سب سے بڑے مخالف بن کر توحید کا درس دے رہے ہیں تو کہیں امام غزالی رحمہ اللہ اور امام رازی رحمہ اللہ فکر و نظر کی غلطیوں کو اسی رنگ میں رد کر رہے ہیں۔ کہیں مجدد الف ثانی رحمہ اللہ بدعات کو بدعت حسنہ کہہ کر جواز فراہم کرنے والوں پر رد کر رہے ہیں تو کہیں سید اسماعیل شہید رحمہ اللہ شرک و بدعات کے خلاف علم جہاد بلند کر رہے ہیں۔

وہ مدرسہ دیوبند جو ہند میں چشمہ علم و عرفان بنا جس نے اہل السنّت والجماعت کا ترجمان بن کر شرک و بدعات یا بالفاظ دیگر ”بریلویت“ کے آگے بند باندھا۔ آج چار عالم میں اس کے مسترشدین احیائے توحید و سنت و امحائے شرک و بدعت میں شب و روز اپنی جانیں کھپا رہے ہیں اور کیوں نہ کھپائیں کہ وہ اہل السنّت والجماعت کے، اور اہل سنت و جماعت ان کی کہ یہی تو ہیں جن سے آج

مسلک حقہ اہل السنۃ والجماعۃ زندہ ہے۔ مگر اہل باطل کا طریق ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جولوگ بدعات اور شرک کے خلاف میرے پیارے حبیب ﷺ کی اتباع میں کام کرتے ہیں ان پر جھوٹے الزامات لگا کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں۔

تاریخ کے جھروکوں میں دیکھیے، ذرا نگاہ تو ڈالیے، انبیاء کرام علیہم السلام نے جب توحید کی بات کی، کیا کیا نہ ستایا گیا۔ کیا کیا نہ بہتان لگے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ کیا ہوا۔ امام بخاری رحمہ اللہ پر کیا کیا بہتان باندھے گئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

قیل ان الالہ ذو ولد

قیل ان الرسول قد کھنا

ما نجی اللہ والرسول معا

من لسان الوری فکیف انا

اللہ کے جن نیک بندوں نے لوگوں کی نفسانی خواہشات کے سبب رواج یافتہ بدعات کے خلاف علم جہاد بلند کیا ان پر تو بندگان ہوٰی وہوس اور فریفتگان بدعت وضلالت نے ایسی ایسی افتراء پردازیاں کی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

حامل لواء سنت ماحی بدعت و ضلالت امام ابو اسحاق شاطبی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ''الاعتصام'' میں اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں (جگہ کی کمی کی وجہ سے مفہوم پیش خدمت ہے)

''جب میں نے سنت کی ترویج وحمایت اور بدعت کی تردید ومخالفت میں اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا تو مجھ پر قیامت گزر گئی، مجھے گمراہ اور بد مذہب کہا جانے لگا، مجھے جاہل اور احمق بتایا گیا، بسا اوقات میرے نیک مقصد کے خلاف ایسی ایسی افترٰی پردازیاں کی گئیں کہ جن سے دل لرزتا ہے اور میری مذہبی ساکھ خراب کرنے کے لیے بے خطر جھوٹی شہادتیں دی گئیں جو یقیناً اللہ کے فرشتوں نے لکھی ہیں اور ضرور بضرور قیامت میں ان کے متعلق ان کذابوں سے باز پرس ہوگی۔

کبھی مجھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن اور رافضی بتایا گیا۔ کبھی باغی

اور خارجی کہا گیا اور چونکہ میں نے بعض بدعتی صوفیوں کی گمراہیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا تھا (علماء دیوبند کے مثل) تاکہ وہ ان کے فریب میں نہ آئیں اس لیے میرے متعلق یہ بھی کہا گیا کہ یہ اولیاء اللہ کو نہیں مانتا اور ان کا دشمن ہے اور یہ بھی اڑایا گیا کہ یہ اہل السنّت والجماعت کا مخالف ہے۔ اللہ کو علم ہے کہ یہ سب جھوٹ تھا۔ اور اس وقت میری حالت مشہور امام حافظ الحدیث عبدالرحمٰن بن بطہ رحمہ اللہ کی سی تھی وہ خود ناقل ہیں کہ "میں مختلف مقامات پر جتنے لوگوں سے ملا ان میں اکثر نے مجھے کچھ نہ کچھ ضرور بنا ڈالا۔ اگر کسی کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے میں نے کہا کہ قرآن و حدیث میں اس کے خلاف وارد ہوا ہے تو جھٹ اس نے مجھے خارجی بنا دیا اور اگر میں نے مسائل توحید میں کوئی حدیث پڑھی تو اس نے مجھے مشبہہ میں سے کہہ دیا۔ ایمان کے متعلق اظہار خیال کیا تو اس نے مرجئہ میں داخل کر دیا اور اگر اعمال کے بارے میں نے کچھ کہا تو مجھے قدریہ بنا دیا گیا۔ اور اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں میں نے کوئی حدیث پڑھی تو مجھے ناصبی اور خارجی کہہ دیا گیا۔ اور جب اہل بیت کے فضائل کا اظہار کیا تو مجھے رافضی بتایا گیا۔ اور حال یہ ہے کہ

"انی متمسک بالکتاب والسنة واستغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو وھو الغفور الرحیم" (الاعتصام ص ۱۸، ۱۹)

پس چونکہ علمائے اہل سنت والجماعت دیوبند نے بھی لوگوں کی نفسانی خواہشات اور بدعات و شرک کے خلاف جہاد کیا اسی سنت مستمرہ کے مطابق ان پر بھی جھوٹے الزامات کی بوچھاڑ کر دی گئی۔

قارئین سے گزارش کرونگا کہ مندرجہ بالا حوالے کو دوبارہ پڑھیں اور بتائیں کیا آج بھی توحید و سنت کی بات کرنے والوں کو گستاخ اور وہابی، اولیاء کا دشمن کہہ کر بدنام نہیں کیا جا رہا ہے؟

اہل السنّت والجماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لیے جو تفریقی مہم انگریز نے فضل رسول بدایونی سے چلوائی وہ احمد رضا خان سے ہوتے ہوئے آج بدعات و شرک کے پھل دار کانٹوں کے ساتھ بریلوی فرقے کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ جن کا اہل السنّت والجماعت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

ان اکابرین اہل سنت پر لگائے جانے والے جھوٹے رضا خانی الزامات کی حقیقت بتلانے

کے لیے ترجمان مسلک اہل سنت، امام فن اسماء الرجال، ماحی بدعت، حامی سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم[1] نے ایک کتاب بنام عبارات اکابر لکھی جس میں احمد رضا خان کے جھوٹے الزامات کا پول کھولا گیا تھا۔

جب تک حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی صحت وقوت قائم رہی۔ بریلوی اس کتاب کا جواب نہ دے سکے مگر اب جب حضرت بڑھاپے کی وجہ سے دماغی کام کرنے سے عاجز ہو گئے تو بریلویوں کی باسی کڑہائی میں ابال آیا اور ''عبارات اکابر'' کا تحقیقی جائزہ کے نام سے ایک جواب لکھنے کی ناکام کوشش کی گئی۔

اس عاجز نے اس نام نہاد بزعم خویش ''تحقیقی جائزہ'' کا مطالعہ کیا تو دلائل سے بالکل کورا پایا۔ نہ زبان کا سلیقہ نہ کسی بات کا مدلل جواب۔ ادھر ادھر کی مار کر کاغذ سیاہ کیے ہیں اور اس کا نام ''عبارات اکابر کا تحقیقی جائزہ'' رکھ دیا۔ جو در حقیقت بریلوی امت کے بغض وعناد و جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کتاب بریلویوں کے نام نہاد، بزعم خویش، مناظر اشرف سیالوی صاحب (جن کا سیال شریف سے کوئی تعلق نہیں رہا اور موجودہ سجادہ نشین کے مشورہ کے مطابق اشرف سیالوی کو سیالوی کی جگہ سیلوی یا سرگودھوی یا لکوی لکھنا چاہیے) کے بیٹے نصیر الدین صاحب نے لکھنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔

ممکن ہے کہ قارئین کے دل میں سوال پیدا ہو کہ آپ نے بزعم خویش مناظر کیوں لکھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مناظرہ جھنگ میں موصوف نے جس دھاندلی اور دھوکے بازی کا ثبوت دیا ہے اس میں وہ احمد رضا خان کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ اس مناظرہ جھنگ کی دھاندلیوں اور دھوکے بازیوں کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی۔

مزید برآں محترم جناب مولانا منیر اختر صاحب خانیوال نے اس مناظرے کا جواب اور دھوکے بازیوں کی تفصیل لکھی ہے۔ (جو عنقریب شائع ہونے لگی ہے انشاء اللہ) نیز پیر نصیر الدین صاحب نے بھی لطمۃ الغیب میں اس دھاندلی کا راز کھولا ہے۔

اکابر کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اور عوام کو اس فتنہ انگیز کتاب کے شر سے بچانے کے لیے اس عاجز نے اس کا جواب بنام ''لطمة اهل السنة علی خد اهل البدعة'' لکھنے کا فیصلہ کیا۔ جو

(۱) حضرت امام اہل السنت ان سطور کے لکھے جانے کے بعد ہم سے بچھڑ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

الحمدللہ آپ کے سامنے پیش خدمت ہے۔ یہ محض میرے مولا کا کرم ہے، وہی عطا کرتا ہے۔ ''اللّٰھم لک الحمد و لک الشکر کلہ'' ''تحقیقی جائزہ'' کے شروع میں حرف آغاز کے نام سے ایک تمہیدی مقدمہ ہے جو اشرف سیالوی صاحب کا لکھا ہوا ہے اس مقدمے کا جواب لطمۃ میں اظہار حقیقت کے نام سے دیا گیا ہے۔

قولہ کے تحت اشرف سیالوی صاحب کی عبارت ہے اور اقول کے تحت اس کا جواب غلام نصیرالدین صاحب کی کتاب کا جواب آئینہ حقیقت کے نام سے ہے حتی الامکان کوشش یہی کی گئی ہے کہ جناب کی کتاب کو متن بنایا جائے جہاں تکرار ہے اس کو حذف کر دیا گیا ہے اور لطمۃ اھل السنۃ کو اس کی تنقیدی شرح اور جواب بنایا گیا ہے۔

جو صاحب بھی اس کتاب کا جواب لکھنا چاہیں تو لطمۃ اھل السنۃ کو متن بنا کر جواب دیں۔ دوسری کسی صورت میں جواب تسلیم نہ ہوگا۔

نصیرالدین صاحب کی کتاب پڑھتے ہوئے ایک احساس بار بار ہوتا ہے کہ شاید موصوف کسی ذہنی مرض میں مبتلا ہیں اس لیے بار بار ایک ہی بات دھرائے جاتے ہیں بہرکیف یہ صرف ان ہی کا مسئلہ نہیں اس فرقے کے بانی اور اس کے پیروکاروں کا یہی حال ہے کہ بدعات اور شرک کی ظلمت نے نہ صرف دل کو اندھا کیا ہوا ہے بلکہ عقل میں بھی خلل آ گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (لطمۃ) کو اپنے حبیب علیہ السلام کے وسیلے سے قبول فرمائے اور عوام کے لیے نافع اور اہل بدعت کے لیے قاطع اور اس سیاہ کار کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

آمین۔

بندہ اپنی اس کاوش کو اپنے شیخ و مرشد حضرت مولانا ڈاکٹر شاہد اویس نقشبندی کی طرف منسوب کرتا ہے کہ انہی کی تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

لطمة اهل السنة علی خد اهل البدعة

الحمدللّٰہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

محترم قارئین، علامہ اشرف سیالوی صاحب (یہاں سیالوی عوام میں اس نام سے مشہور ہونے کی وجہ سے لکھا جارہا ہے ورنہ سلوی یا لکوی لکھنا چاہیے) نے اپنے بیٹے کی کتاب کے مقدمے کا آغاز بنام ''حرف آغاز'' درج ذیل آیت سے کیا۔

قولہ: یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا ومبشرا ونذیرا لتومنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرة و اصیلا٥

ترجمہ: اے نبی مکرم، ہم نے آپ کو شاہد اور مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے تا کہ (اے ایمان والو) تم اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے ساتھ ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح وشام ان کا ذکر کرو اور ان کی شان والا کا اظہار کرو۔

اقول: تعجب ہے جناب اشرف سیالوی صاحب پر جو عبارات اکابر کے جواب کا حرف آغاز لکھ رہے ہیں اپنے آپ کو مناظر اور شیخ الحدیث کہلاتے ہیں اور قرآن مجید بھی یاد نہیں الزام لگاتے ہیں علمائے دیوبند پر تحریف کا اور خود تحریف کر رہے ہیں۔ اور تحریف بھی اللہ کے کلام میں۔

ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ یہ آیت سورۃ فتح کی ہے۔ قرآن مجید میں اس آیت کے شروع میں ''یا ایها النبی'' کے الفاظ بالکل نہیں ہیں۔ اشرف سیالوی صاحب نے نہ صرف ان الفاظ کا اضافہ اس آیت میں کیا بلکہ اپنی مرضی سے ترجمہ بھی کر دیا کہ ''اے نبی مکرم'' جو دلیل ہے اس بات کی کہ یہ کاتب کا سہو نہیں۔ قارئین حیران نہ ہوں یہ اشرف سیالوی صاحب ہی کا نہیں، ان کے خودساختہ ''اعلیٰ حضرت'' کا بھی یہی حال تھا کہ آیات میں الفاظ تبدیل کرتے جاتے تھے اور ساتھ ہی ان تبدیل شدہ الفاظ کا ترجمہ بھی کرتے جس سے واضح پتا چلتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطیاں نہیں۔ ملاحظہ ہو۔

خان صاحب بریلوی نے ایک آیت مبارکہ کو اپنے رسالہ لمعۃ الضحیٰ ص ۲۰ پر نقل کیا ہے (آیت ۱۲) قال جل ذکرہ" لقد کان لکم فیهم اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الاخر

ومن یتول عن امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید" حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔
"لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید". (سورۃ الممتحنۃ)

لیکن خان صاحب نے "من یتول" کے بعد "عن امرنا" کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے۔ اس اضافہ کو کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ چند سطر کے بعد اسی آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں۔

"اور آخر میں فرمادیا کہ جو" ہمارے حکم سے "پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اسی کیلئے حمد ہے"۔ (لمعۃ الضحی ص ۲۰)۔

مزید دیکھئے ملفوظات میں خان صاحب فرماتے ہیں۔ جب فرعون ڈوبنے لگا بولا" امنت بالذی امنت بہ بنوا اسرائیل" میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔

(ملفوظات حصہ سوم ص ۴۶)

حالانکہ اصل آیت مبارکہ ہے" امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل"

(سورۃ یونس آیت ۹۰)

یہاں بھی یہی کام کیا گیا ہے کہ "انہ لا الہ الا الذی" کی جگہ بالذی ذکر کرکے اس کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ ان دو مثالوں سے جناب احمد رضا خان صاحب کی علمیت کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے لہذا علامہ صاحب پریشان نہ ہوں۔ آپ کیا، آپ کے اعلیٰ حضرت بھی تحریف اور عبارت میں ردو بدل کے چمپئن تھے۔ احمد رضا خان صاحب کے ذوق تحریف کو مزید دیکھنا ہو تو قارئین حسام الحرمین کو دیکھ لیں جس میں کس دیدہ دلیری سے مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر جھوٹ بولا گیا ہے اور عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ جس شخص کے ذوق تحریف سے اللہ کا قرآن نہ بچ سکا، حدیث نہ بچ سکی، قارئین اندازہ کریں کہ اس شخص نے اکابرین اہل السنت والجماعت کی عبارتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوگا اس پر تفصیلی کلام انشاء اللہ آگے آئے گا۔

قولہ: "ہم نے آپ کو شاہد"

اقول: مندرجہ بالا ترجمہ میں لفظ شاہد کا ترجمہ احمد رضا خان کے برعکس شاہد ہی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ احمد رضا خان صاحب نے اس آیت میں شاہد کا خودساختہ ترجمہ حاضر وناظر کے ساتھ کیا ہے۔ ایسا غلط ترجمہ خان صاحب کے علاوہ کسی نے بھی نہیں کیا۔ لگتا ہے کہ جناب اشرف سیالوی صاحب نے اس غلط ترجمہ سے رجوع کرتے ہوئے اس لفظ کا ترجمہ شاہد ہی کے ساتھ کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی پتا چلتا ہے موصوف کے نزدیک احمد رضا خان کا ترجمہ درست نہیں۔ تبھی تو اس کے برعکس ترجمہ کر رہے ہیں۔ جناب اشرف سیالوی صاحب کی تیسری غلطی ترجمے میں ملاحظہ ہو جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کو ترجمہ قرآن بھی نہیں آتا۔

لکھتے ہیں کہ..........

قولہ: ''تا کہ (اے ایمان والو) تم اللہ اور اس کے رسول مقبول علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاؤ''۔

اقول: ہماری اشرف سیالوی صاحب سے درخواست ہے کہ براہ کرم ذرا تشریح فرمادیں کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے کا کیا معنی ہیں؟ ہم اردو میں کہتے ہیں کہ زید، بکرؓ کے ساتھ ایمان لایا، یعنی زید اور بکر ایک ساتھ ایمان لائے یعنی نبی علیہ السلام پر آپ کے اس شاہکار ترجمہ سے، جسے آپ بزعم ''خویش تحقیقی جائزہ'' کے مقدمے کی ابتداء میں لکھ رہے ہیں۔ درج ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں براہ کرم ان کے جوابات سے نوازیے بندہ ممنون ہوگا۔

۱۔ آپ نے لکھا ہے کہ تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسول علیہ السلام کے ساتھ۔ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات عالی بھی کسی پر ایمان لاتی ہے۔ (نعوذ باللہ) جو ہم کو حکم ہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔

۲۔ کیا رسول اللہ علیہ السلام پیدائشی نبی نہیں آپ علیہ السلام تو حضرت آدم علیہ السلام کے وجود آنے سے پہلے بھی نبی تھے۔ پھر نبیؐ کے ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

۳۔ آپ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے کا حکم کیسے پورا کیا جاسکتا ہے۔؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسا غلط ترجمہ آپ کے علاوہ کسی نے نہیں کیا۔ اور بقول آپ حضرات کے کلام میں نیت کا اعتبار نہیں، ظاہر پر حکم لگتا ہے۔ آپ کے اس ترجمے سے کیا کفر کا حکم بقول آپ کے آپ پر نہیں لگتا کیا آپ کے ان الفاظ میں گستاخی کا پہلو نہیں نکلتا بھلا جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایمان لانے کا لکھے۔ نبی کریم

علیہ السلام کے لیئے لکھے کہ ان کے ساتھ ایمان لاؤ کیا یہ گستاخی اور کفر نہیں۔ یہی خدائی پکڑ ہے محبوبان خدا کو گستاخ کہنے کی۔ ؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قولہ: صبح مساء ان کا ذکر کرو اور ان کی شان والے کا اظہار کرو۔

اقول: اشرف سیالوی صاحب نے یہ ترجمہ ''وتسبحوہ بکرۃ واصیلا'' کا کیا ہے اور اس کے اندر ''ہ'' ضمیر منصوب متصل کا مرجع نبی ﷺ کی ذات گرامی کو بنایا ہے۔ حالانکہ اس کا مرجع اللہ جل شانہ کی ذات ہے۔ اور مفسرین نے اللہ جل شانہ کی ذات عالی کو اس ضمیر کا مرجع قرار دیا ہے مگر تعجب ہے اشرف سیالوی صاحب کی علیمت پر جو اپنے زعم میں علامہ اور مناظر بنے پھرتے ہیں۔ اور قارئین بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ موصوف کی علمی قابلیت کیسی ہے۔

ہم یہاں پر چند چیدہ تفاسیر کے حوالے نقل کر رہے ہیں کہ مفسرین نے ان ضمیر کا مرجع اللہ جل شانہ ہی کی ذات عالی کو بنایا ہے مگر اشرف سیالوی صاحب جمہور کے خلاف نجانے کون سے راستے پر چل رہے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے ''وتسبحوہ ای تسبحون اللّٰہ''

تفسیر روح المعانی میں ''وتسبحوہ للّٰہ سبحانہ وتعالیٰ''

تفسیر کبیر میں ہے ''راجعۃ الی اللّٰہ تعالیٰ او الی الرسول والاصح ھو الاول'

مزید دیکھئے کہ موصوف کے ہم مسلک علماء میں سے کسی نے بھی یہ ترجمہ نہیں کیا۔

اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو (کنز الایمان)

اور صبح وشام اللہ کا پاک ہونا بیان کرو (مفتی غلام سرور قادری)

اللہ کی صبح وشام تسبیح کرو (علامہ طاہر القادری)

درج بالا حوالوں سے قارئین پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ موصوف علامہ صاحب کو قرآن کی ذرا بھی سمجھ نہیں ہے۔ ہم بصد احترام دونوں باپ بیٹوں سے درخواست کرتے ہیں کہ براہ کرم یہ ترجمہ اور آیت میں تحریف جس کو آپ کتاب کے آغاز میں تحریر فرما رہے ہیں۔ اگر ثابت کر دیں، تو بندہ شکر گزار ہوگا مگر آپ دونوں کو اولیاء کرام اور اللہ جل شانہ کی گستاخیوں اور شرک کے جواز فراہم کرنے سے فرصت ملے تو۔ (بقیہ اگلے شمارے میں)

عجائبات کنز الایمان

پیر جی مشتاق شاہ صاحب مدظلہ

درج ذیل تحریر ہمارے گرامی قدر بزرگ پیر جی سید مشتاق شاہ صاحب گوجرانوالہ کی ہے۔ حضرت نے شفقت فرماتے ہوئے رسالہ ہذا کیلئے اپنی غیر مطبوعہ تحریر عنایت فرمائی ہے۔ جس کیلئے ادارہ حضرت کا شکریہ ادا کرتا ہے۔۔

بریلوی حضرات کا دعوی ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ازل سے لے کر ابد تک کا تفصیلی۔ ہر ہر جزئی کا علم عطا کیا تھا۔ اس کے برعکس اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ علم عطا کیا تھا اور اپنے حبیب ﷺ کو بے شمار غیب کی خبریں دیں۔ مگر عالم الغیب نہیں نہ عالم ما کان وما یکون ہیں۔ یعنی اہل سنت انباء الغیب، غیب کی خبریں دینے کے قائل ہیں غیب بتانے کے قائل نہیں ہیں۔ غیب کا علم اللہ ہی کو ہے اللہ کے بتلائے بغیر اللہ کے نبی نہیں بتا سکتے۔ کنز الایمان میں کئی جگہ نبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والا کیا گیا ہے اور کئی جگہ غیب بتانے والا کیا ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ جناب احمد رضا خان صاحب کو خود بھی اس عقیدے پر تردد تھا اس لیے کہیں تو نبی کا ترجمہ غیب بتانے والا کیا ہے اور کہیں غیب کی خبریں دینے والا۔ ملاحظہ ہو۔

"النبی" کا ترجمہ

''غیب کی خبریں دینے والے''

''غیب کی خبریں بتانے والے''

کنز الایمان

۱۔ پ۹: الاعراف آیت ۱۵۷، الذین یتبعون الرسول النبی الامی-------

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔

۲۔ پ۹: الاعراف آیت نمبر ۱۵۸، فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی------

ترجمہ: تو ایمان لاؤ اللہ اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر۔

۳۔ پ۱۰: الانفال آیت نمبر ۶۴، یا ایھا النبی-------

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)

۴۔ پ۱۰: الانفال آیت نمبر ۶۵، یا ایھا النبی۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے۔

۵۔ پ۱۰: الانفال آیت نمبر ۷۰، یا ایھا النبی۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے۔

۶۔ پ۱۰: التوبۃ آیت نمبر ۶۱، ومنھم الذین یوذون النبی۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اور انہیں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں۔

۷۔ پ۱۰: التوبۃ آیت نمبر ۷۳، یا ایھا النبی۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)۔

۸۔ پ۱۱: التوبۃ آیت نمبر ۱۱۷، لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار۔۔۔

ترجمہ: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر

۹۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر ۳۲، قال انی عبداللہ اتنی الکتاب وجعلنی نبیا۔۔۔۔

ترجمہ: بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا

۱۰۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر ۴۱، واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیاo

ترجمہ: اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بیشک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا۔

۱۱۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر ۴۹، وھبنا لہ اسحاق ویعقوب وکلا جعلنا نبیاo

ترجمہ: (نوٹ حضرت ابراہیم) اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

۱۲۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر ۵۱، واذکر فی الکتاب موسی انہ کان مخلصا وکان رسولا نبیاo

ترجمہ: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا

۱۳۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر ۵۳، ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھرون نبیاo

ترجمہ: اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا (غیب کی خبریں بتانے والا نبی)

۱۴۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر۵۴،واذ کر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیاo

ترجمہ: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔

نوٹ: فقرہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غیب کی خبریں بتانا رسول کی تعریف ہے۔

۱۵۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر۵۶،واذکر فی الکتاب ادریس انه کان صدیقا نبیاo

ترجمہ: اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔

۱۶۔ پ۱۶: مریم آیت نمبر۵۸،اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین من ذریة آدم۔۔۔۔۔

ترجمہ: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے۔

۱۷۔ پ۲۱: الاحزاب،یا ایها النبی اتق الله ولا تطع الکافرین والمنافقین۔۔۔

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا

۱۸۔ پ۲۱: الاحزاب آیت نمبر۲۸، یا ایها النبی قل لازواجک۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادے۔

۱۹۔ پ۲۲:الاحزاب آیت نمبر۱۵، یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا ومبشرا ونذیراo

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

۲۰۔ پ۲۲: الاحزاب آیت نمبر۵۰، یا ایها النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورهن۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہردو۔

۲۱۔ پ۲۲: الاحزاب آیت نمبر۵۶،ان الله وملئکته یصلون علی النبی۔۔۔

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔

۲۲۔ پ۲۳: الصفت آیت نمبر۱۱۲،وبشرنه باسحق نبیا من الصالحین ۔۔۔۔

ترجمہ: اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحاق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں۔

۲۳۔ پ ۲۵: الزخرف آیت نمبر ۶، وکم ارسلنا من نبی فی الاولین۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اور ہم نے کتنے ہی غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے۔

۲۴۔ پ ۲۵: الزخرف آیت نمبر ۷، وما یاتیھم من نبی الا کانوا بہ یستھزئون۔۔۔

ترجمہ: اور ان کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کیجئے۔

۲۵۔ پ ۲۶: الحجرات آیت نمبر ۲، یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔

۲۶۔ پ ۲۸: التحریم آیت نمبر ۱، یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی۔

۲۷۔ پ ۲۹: التحریم آیت نمبر ۹، یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم۔۔

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔

شوشہ

امام حسینؓ کی یاد میں کان پور کا مشاعرہ اور بدعتیوں کے علمی مقام کی ایک جھلک۔

ایک شاعر نے سٹیج پر شعر پڑھا،

کانِ نبی میں گوہر یکتا حسینؓ ہے

تو مجلس میں ایک بدعتی کھڑا ہوا اور کہنے لگا، لوگو! یہ شاعر تو گستاخ رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہ تمہارے نبی ﷺ کو کانا کہہ رہا ہے۔ تو شاعر نے گھبرا کہ فوراً مصرعہ بدلا اور پڑھا،

بحرِ نبی ﷺ میں گوہر یکتا حسینؓ ہے

تو پھر بدعتی شور مچانے لگا، دیکھو دیکھو یہ تو پکا گستاخ رسول ﷺ ہے پہلے تمہارے نبی ﷺ کو کانا کہہ رہا تھا اب بہرہ کہہ رہا ہے

(بریلوی حضرات کا عقیدہ حاضر وناظر اپنے آئینے میں)

مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ

برادران اہل السنت والجماعت! اس دور میں توحید کے منکرین کو بریلوی کہا جاتا ہے چاہے وہ توحید پر سیمینار کرے یا جلسے وغیرہ کرے۔ کیونکہ یہ کبھی توحید کو وہابیوں کی ایجاد، کہتے ہیں کبھی کہتے ہیں شیطان بڑا موحد تھا۔ کبھی کہتے ہیں توحید تو شیطان کو بھی حاصل تھی۔ کبھی کہتے ہیں توحید پر نجات نہ ہوگی۔ اس لیے یہ توحید اور اس کے تقاضوں سے منکر ہیں۔ کبھی اللہ کے علم غیب کے منکر ہوتے ہیں کبھی اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے کے منکر ہوتے ہیں کبھی کہتے ہیں اللہ نے اپنے اختیار اپنے بعض بندوں کو عنایت کیے ہوئے ہیں القصہ۔ ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حاضر وناظر ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا خاصہ ہے۔ یہ اس کے منکر ہیں۔ لہذا توحید کے بھی منکر ہوئے۔

(۱) مفتی احمد یار نعیمی کہتے ہیں خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ (جاء الحق 162)

(۲) مولوی سعید احمد کاظمی لکھتے ہیں متاخرین کے زمانہ میں جب بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے ان پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا (تسکین الخواطر)

(۳) خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب سے جب اللہ کو ناظر کہنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ کئی وجوہ سے ناجائز ہے۔

اور کچھ سطور کے بعد اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنے کے بارے میں فرماتے ہیں ان کا اس ذات اقدس (اللہ تعالیٰ) کیلئے استعمال جائز نہیں ہے۔ (انوار قمریہ ص 65 ادارہ تعلیمات لاہور)

۴۔ بریلویوں کے مفتی محمد وقار الدین صاحب لکھتے ہیں حاضر وناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں ہے (وقار الفتاوی ج ۱ ص ۶۶)

۵۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو کہا کہ اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز لازم ہے (فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۱۳۲

مکتبہ رضویہ کراچی)

قارئین کرام یہ تو معلوم ہو گیا کہ بریلوی اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا بے دینی وکفر وناجائز وبرا وغیرہ کہتے ہیں اب قرآن وسنت واسلاف کے اقوال اس بارے میں ملاحظہ فرمائیں اور داد دیں انکی دین دشمنی کی۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کنا غائبین (پ۸اعراف)اورھم غائب نہیں ہیں۔اور حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ کرام کسی وقت باٰواز بلند ذکر کررہے ہیں مگر آنحضرت ﷺ نے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کو منع کیا اور فرمایا انکم لا تدعون اصم ولا غائبا (کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے۔(بخاری شریف ج۲ص۶۰۵) آیت وحدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے۔جب غائب نہیں ہے تو حاضر ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "ثم جعلنا کم خلئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون" (پ۱۱یونس آیت نمبر۳) پھر تم کو ہم نے نائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ نظر کریں تم کیا کرتے ہو۔

ایک حدیث شریف میں ہے"ان اللّٰہ مستخلفکم فیھا کیف تعملون" (یعنی اللہ تعالیٰ تم کو زمین کا خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھنے والا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

(ترمذی، ج۲ص۴۲،ابن ماجہ ص۲۹۷)

اس آیت وحدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ناظر بھی ہے۔

حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام شہید بھی موجود اور بصیر بھی۔شہید کا معنی حاضر ہے ملاحظہ فرمائیں (مشکوۃ شریف ص۱۹۹ج ۱ بین السطور)۔اور مشہور لغت صراح کو دیکھیں تو اس میں شہید کا معنی حاضر وگواہ لکھا ہوا ہے۔

اسی طرح بصیر کا معنی صراح میں ہے بینا، دیکھنے والا یعنی ناظر تو حاضر وناظر ہونا ثابت ہوا یا نہیں۔ایسے بے شمار دلائل ہمارے اکابر کی کتب میں موجود ہیں تفصیل کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک وغیرھا ملاحظہ فرمائیں ہم نے مختصر سے دلائل اکٹھے کردیے ہیں وہ منصف مزاج کیلئے کافی وشافی ووافی ہیں۔

''العاقل تكفيه الاشارة''. اب ہم اسلاف کے اقوال نقل کرتے ہیں جنہوں نے حاظر ناظر کا لفظ اللہ کے لئے استعمال کیا ہے۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ جیسے یہ قرآن وسنت کے دشمن ہیں ایسے اسلاف کے خصوصا سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے جن کے نام کی گیارہویں مزے سے اڑاتے ہیں۔

اگر بریلوی حضرات کے نزدیک یہ کفر ہے تو ہمت کر کے ان اولیاء پر بھی فتوی کفر اور بے دینی لگادیں اور آخر میں ان بریلوی حضرات کے اکابر کے اقوال بھی پیش کریں گے تاکہ اپنے بڑوں پر بھی فتوی کفر لگا کر جلد ہی انکو دوزخ کی طرف روانہ کریں اور خود مزہ اڑاتے ہوئے یہ کہیں۔

صدقہ دو خیرات بھی دے دو — گھر کے اخراجات بھی دے دو
جن سے کفر کی توپ چلائیں — ایسے کچھ آلات بھی دے دو

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

۱۔ سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں! طالب حق کو چاہیے کہ اپنے ہر کام میں باری تعالیٰ کو شاہد و ناظر سمجھے (**كشف المحجوب اردو ص ۲۰ مطبوعی ضياء القرآن**)

۲۔ حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں! وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے (**غنیۃ الطالبین اردو ص ۵۵۰**)

۳۔ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ فرماتے ہیں! خدا تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے (**مکتوبات قدوسیہ ص ۲۴۳ ۷**)

دوسری جگہ فرماتے ہیں! حق تعالیٰ حاضر ہے غیب نہیں (**مکتوبات قدوسیہ ص ۳۱ ۷**)

۴۔ شیخ حسینؒ فرماتے ہیں! مخلوقات میں سے سب سے زیادہ محروم وہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے (**اخبار الاخیار اردو ص ۱۸۶**)

۵۔ مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں! حق تعالیٰ تمام جزئی کلی چھوٹے بڑے احوال پر مطلع ہے اور حاضر و ناظر ہے (**مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر ۷۸ ص ۱۷۱ اردو**)

۶۔ خواجگان چشتؒ کا اس پر اجماع ہے کہ طالب صادق کیلئے ایک ذکر اور ایک فکر کافی ہے۔۔۔ مراقبہ (فکر) یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانے (**سبع سنابل اردو ص ۱۲۸**)

۷۔ سلطان العارفین سلطان باہوؒ نے بھی خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہا ہے، بلکہ یہاں تک فرمایا ہے! کہ اللہ کے سوا کوئی بھی حاضر و ناظر نہیں ہے۔ (دیوان باہو ص ۱) (آج کل اس دیوان سے یہ

عبارت نکال دی گئی ہے)۔

۸۔ خواجہ شمس الدین سیالویؒ فرماتے ہیں! تمہیں چاہیے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر نماز پنجگانہ ادا کرو (مرآۃ العاشقین ص ۲۱۸)

۹۔ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف کرمانوالے فرماتے ہیں! نمازی دل میں یقین کرلے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک حاضر وناظر ہے۔(معدن کرم ص ۱۸۶)

۱۰۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی فرماتے ہیں! خدائے ذوالجلال کو حاضر ناظر جان کر الخ (انقلاب الحقیقت ص ۱۹۱)

۱۱۔ علامہ عبدالحئی لکھنویؒ لکھتے ہیں! اولیاء اللہ کو حاضر ناظر جاننا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ: ہر حال میں وہ ہماری ندا سن سکتے ہیں۔ اگرچہ ندا دور سے ہی ہو 'شرک' ہے۔ کیونکہ یہ صفت (حاضر وناظر ہونا اور ہر جگہ سے ندا سننا) اللہ تعالیٰ سے خاص ہے، کوئی اس میں اس کا شریک نہیں۔(مجموعۃ الفتاوی اردو ص ۴۲ ج ۱)

کچھ اپنے اکابر کی سنئے

۱۔ مولوی احمد رضا خان کے والد صاحب فرماتے ہیں! اگر خدا کو حاضر ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے۔(سرور القلوب ص ۲۱۶)

اب یا تو سب بریلوی جاہل ہیں یا بریلویوں کے بقول 'اعلیٰ حضرت' کے والد بے دین و کافر ہیں (فیصلہ آپ خود کرلیں)۔

۲۔ مفتی مظہر اللہ شاہ فرماتے ہیں! اللہ جل مجدہ' کی شان میں حاضر ناظر کہنا جائز ہے، جو شخص حاضر ناظر کہے: وہ ہرگز کافر نہ ہوگا۔(فتاوی مظہریہ ص ۳۷۰، ۳۶۹)۔

۳۔ آپ کے خواجہ غلام محی الدین قادری صاحب فرماتے ہیں! حاضر ناظر جان اللہ کو الخ (دیوان قادری ص ۱۲۲)

۴۔ انوارِ ساطعہ میں بھی اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر لکھا گیا ہے۔(ص ۵۳)۔

اب فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے کہ وہ موجودہ اہل بدعت 'جو شریعت کے چور ہیں' (مکتوبات معصومیہ) کی مانتے ہیں یا اولیاء اللہ اور اسلاف امت کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے آمین

ہندوستان کا سب سے خطرناک قلم

محمد فیاض طارق مظفر گڑھ

آج قارئین کرام کو، میں ایک ایسے قلم کا تعارف کرانے لیے جا رہا ہوں، جس سے بہت سارے لوگ بے خبر اور نا آشنا ہیں یقیناً معزز قارئین کرام کی نظر میں ایک نئے علمی باب کا اضافہ ہوگا، یہ ایک ایسا ناپیدو ناسور قلم جس کی غیر مہذبانہ اور گستاخانہ تحریروں نے کسی بھی معزز و محترم شخصیت کو طعن و تشنیع اور تکفیری افسانوں سے چھٹکارہ نہ دیا۔ چاہے وہ اولیاء اللہ ہوں، صلحاء ہوں یا علماء ہوں کسی کو معاف نہ کیا۔ نہ مداحان رسول کو معاف کیا، نہ عشاق رسول کو، نہ محبان رسول کو، نہ ازواج رسول کو اور نہ ہی اصحاب رسول کو معاف کیا۔ اور محفوظ اس قلم کی جاہلانہ تحریروں سے ذات الرسل بھی نہ رہی اور قطرت حماقت کو برقرار رکھتے ہوئے اس خطرناک قلم کی گندی تحریر نے اس ذات عزوجل کو بھی نہ چھوڑا۔ جس نے آسمانوں کو قائم کیا، زمین کا فرش بچھایا، پہاڑوں کو اوپر گاڑھ دیا تاکہ زمین ہلے نہیں اور زمین کے اوپر، نیچے چشمے جاری کر دیئے، جس ذات نے ندیوں، دریاؤں کو روانی بخشی، نباتات، شجرات اور ثمرات کو عروج مقدر کیا، درختوں کو پھل اور پھول، پھولوں کو مہک چاند، سورج اور ستاروں کو چمک، بلبل کو چہک، آگ کو لپک، شعلوں کو دہک عطا کی وہ ذات جو ہادی دو عالم، قادر مطلق اور مالک وخالق کل جہاں ہے۔ جو جسم سے پاک، نہ کسی کا بیٹا اور نہ کسی کا باپ، جو بیوی، بچوں سے منزہ۔ اعضائے انسانی کا اس ذات کے بارے تصور خروج من الاسلام ہے جو حیی قیوم ہے۔

لیکن یہ خطرناک ناسور قلم اس ذات کے بارے اپنی تحریر کو یوں پیش کرتا ہے۔ جس کو نقل کرتے ہوئے، دل کانپتا ہے، ہاتھ لرزتے ہیں، قلم تھر کتا ہے اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ بہر حال بندہ عاجز دل تھام کر (نقل کفر، کفر نباشد) کے تحت حوالہ نقل کرتا ہے۔ آپ بھی دلوں پر ہاتھ رکھ ملاحظہ فرمائیے۔

"جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا، حتی کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے، کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے"۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۵ ص ۵۴۵ تا ۵۴۶)

حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخانہ تحریر

جناب صاحب خطرناک قلم حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کی مدح میں ایک قصیدہ کے اندر یہ شعر تحریر کرتا ہے۔

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

(حدائق بخشش ج ۳، ص ۶۴)

ترجمہ: حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں آئینہ کی پشت، آئینہ کے چہرے کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (آئینہ کی پشت سے حضرت یوسفؑ اور آئینہ کے چہرے سے عبدالقادر جیلانی مراد ہیں)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں اس خطرناک قلم کی گندی تحریر

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت کہ ہوئے
جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ بر

(حدائق بخشش ج ۳ ص ۳۷)

سلیس عبارت: آپ اتنا چست و تنگ لباس پہنتی تھیں، کہ قبا سے لیکر کمر تک بالکل کھچ جاتی تھی، گویا ابھی پھٹی کی پھٹی، جوانی کا ایسا ابھار تھا کہ سینہ اور پہلو کپڑے سے باہر ہوئے جاتے تھے، (افسوس صد افسوس)

حضرت عثمان غنیؓ کے اوپر طعن

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر منبر کے سامنے ہونے لگی۔ اس پر تمام صحابہ کا اتفاق ہوا کسی نے تنکیر نہ فرمائی لیکن صاحب خطرناک قلم نے اس تواتر اور اجماع کے خلاف فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد کے باہر ہونی چاہیے۔ علمائے

بدایوں نے صحابہ کے متفقہ عمل اور خلیفہ راشد کی سنت میں آواز اٹھائی تو صاحب ناسور قلم نے پدر پرستی کا طعنہ دیا۔ وجہ یہ تھی کہ مولانا عبدالمقتدر بدایونی نسباً عثمانی تھے۔

اب خطرناک ناسور قلم کی گستاخانہ تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

''جو در بارہ اذان سنت رسول ﷺ کا اتباع کرے اگر امام وقت ہے جاہل اور نامہذب اور ہزاروں شنام کا مستوجب ہے اور جو پدر پرستی میں سنت نبوی ﷺ اور ارشادات فقہ کو پس پشت پھینک دے وہ جاہل سے جاہل ہو امام اور علامہ چنیں و چناں ہے''۔ (بحوالہ تجلیات انوار المعین)۔

صاحب خطرناک قلم کی اس توہین آمیز تحریر پر خیر آبادی سلسلہ کے مولانا معین الدین اجمیریؒ خاموش نہ رہ سکے اور لکھا۔

یہ صریح حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ پر طعن ہے کہ معاذ اللہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف کیا، اس خلاف میں صحابہ کرامؓ اس کے ساتھی ہوئے۔ اور اتباع سنت کی توفیق ملی تو اس شخص کو جو چودھویں صدی میں خاک بریلی سے اٹھا، انا للہ وانا الیہ راجعون.

اب فرمایئے۔ کہ جناب صاحب قلم حضرت عثمانؓ کے بارے میں صاف سنانے پر بھی سنی رہے۔

(لمحہ فکریہ؟) ''فاعتبروا یاولی الابصار''. (تجلیات انوار المعین ص۴۳)۔

قارئین کرام یہ چند تحریریں بطور نمونہ کے بمع حوالہ آپ کے سامنے پیش کی ہیں تفصیل میں جائیں لیکن یہ مختصر رسالہ اس کا متحمل نہیں۔ اب آپ اس خطرناک قلم کی ناسور تحریریں بھی دیکھتے رہیے اور صاحب خطرناک قلم کی مدبرانہ شخصیت کے بارے بھی سوچتے رہیے۔ کہ وہ کیسے مسلمان!؟

بقول شاعر مشرق:

مجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی
اس دور کے ملا ہیں کیوں ننگ مسلمانی

اب میں ان شخصیات کا اجمالی لیکن بمع حوالہ تذکرہ کروں گا جن کے بارے اس ناپید قلم نے تکفیری پرچم لہرائے، ''فانتظرو للتفصیل او انظروا الکتب الاصلیۃ''

آیئے ایک اجمالی نظر، ان سرخیل شخصیات کی طرف جن کے بارے اس خطرناک قلم نے تکفیری افسانے اچھالے

ان میں سر فہرست

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ کی تکفیر (حسام الحرمین)
شمس الاسلام مولانا گنگوہیؒ کی تکفیر (حسام الحرمین)
حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ کی تکفیر (حسام الحرمین)
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تکفیر (حسام الحرمین)
شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۲۸۹، ۳۳۴، ۳۳۵)
سر سید مرحوم بانی علی گڑھ یونیورسٹی کی تکفیر (ملفوظات مطبوع لکھنو ج ۳ ص ۷۱)
حضرت مولانا شاہ کرامت علی جونپوریؒ کی تکفیر (مقامع المبتدعین ص ۲۲۹)
مولانا سید نذیر حسن دہلوی اور مولانا ثناء الہ امرتسری، بلکہ تمام غیر مقلدوں کی تکفیر
(تجانب اہل السنۃ ص ۵)
مولانا عبد الباری و دیگر علمائے فرنگی محل (لکھنو) کی تکفیر (الطاری الداری حصہ دوم)
حضرت مولانا سید محمد مونگیریؒ کی تکفیر (تجانب ص ۹۰، ۴۱۱)
حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی تکفیر (کمالات رحمانی ص ۱۱۳)
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے ارکان و ممبران کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۹۰)
علامہ شبلی نعمانیؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۲۷۵، ۲۷۸)
شمس العلماء، الطاف حسین حالیؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۲۵۳، ۲۸۹)
سیرۃ کمیٹی (پٹی ضلع لاہور) کے ارکان و متعلقین کی تکفیر (از سیرت کمیٹی مطبوعہ سلطانی بمبئی ص ۲۷۷)
خواجہ حسن نظامی دہلویؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۳۹، ۱۴۶)
مجلس احرار الاسلام کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۴۵۳)
امام الہند ابو الکلام آزادؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)
شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)
عبد الغفار خانؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ دہلویؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

مولانا احمد سعید دہلویؒ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

مولانا ظفر علی خان کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۱۶۰)

شاہ بن سعود، بادشاہ حجاز، والی مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۳)

امام مسجد زکریا (بمبئی) احمد یوسف کی تکفیر (تجانب اہل السنۃ ص ۲۵۷)

مسٹر محمد علی جناح (المعروف قائداعظم) کی تکفیر (مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری)

بریلویت کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ کے تمام معلمین، مطوفین مرتد و کافر ہیں۔ (تنویر الحجہ، مقیاس حنفیت)

بقول ظفر علی خان:

بریلی کے فتووں کا ستا ہے بھاؤ کہ بکتے ہیں اب کوڑی کے تین تین

خدا نے یہ کہہ کے ان کو ڈھیل دی واملی لھم ان کیدی متین

اب قارئین کرام ذرا غور کیجئے۔ کہ اتنی کثیر تعداد جید شخصیات کی۔ جن کے بارے میں صاحب القلم کا یہ طرز تحریر سمجھ سے بالاتر ہے کہ کتنی خطرناک جسارت کی، پتا نہیں دل پہ پتھر رکھے ہوں گے یا دل ہی پتھر کا؟ سمجھ نہیں آتا کہ خوف خدا بھی ایسی تحریروں سے آڑے نہیں آیا۔ ہاں، ہاں خوفِ خدا اگر ہوتا تو آڑے آتا، جس قلم نے خدا کو معاف نہیں کیا۔ انبیاء کو معاف نہیں کیا، اصحاب الرسول اور ازواج الرسول کو معاف نہیں کیا اس کو خوفِ خدا کیسا؟ (لمحہ فکریہ)۔

نامعلوم حواس باختہ ہو گئے تھے یا قوت فکریہ سے مبرہ ہو چکے تھے ذرا بھی یہ نہ سوچا کہ آسمان کی طرف منہ کر کے تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر ہی گرتا ہے، گویا کہ خود ہی اپنے آپ کو انف فی الماء واست فی السماء کا مصداق ٹھہرایا۔

اور شاید ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ بڑوں کا یہ قول جناب کی نظر سے نہیں گزرا کہ چمگادڑ کے ملامت کرنے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہوا کرتی۔

اگر یہ قول جناب صاحب کی نظر عالی سے گزرا ہوتا تو ایسی جسارت ہرگز، ہرگز نہ کرتے

ایک اجمالی نظران کثیر التعداد علماء کرام کی طرف جنہوں نے صاحبِ قلم کے اقوال، افعال، تحریرات اور تکفیرات سے اتفاق نہ کیا۔ قلت صفحات کی وجہ سے میں زیادہ تر ان علماء کرام کے اسماء گرامی پیش کروں گا جو غیر دیوبندی ہیں۔ مسلک بریلوی سے تعلق رکھنے والے بھی ہیں، اور بعض تو صاحبِ قلم کے ہمعصر بلکہ بعض تو صاحبِ قلم کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہوں گے جبکہ بعض صاحبِ قلم کی مدح کے گیت گانے والے، جب انہوں نے قریب سے صاحبِ قلم کو دیکھا اوران کے طرزِ امتیازِ تحریر کو دیکھا، نہ صرف صاحبِ قلم سے علیحدہ ہوئے، نہ صرف مدح، مذمت میں بدلی بلکہ بعض نے جناب کے خلاف کتابیں لکھ ڈالیں جن میں انکشاف حق اور تجلیاتِ انوار المعین، سرفہرست ہیں۔

ان میں سے بعض علماء نے صاحبِ قلم کی ان تحریروں سے نا اتفاقی کا اظہار کرتے ہوئے صاحبِ قلم کو حاسد قرار دیا، بعض نے ذاتی اختلاف اور بغض وعناد پر جناب کی عبارتوں کو محمول کیا۔ بعض نے جناب کی دھوکہ بازی اور ہٹ دھرمی قرار دی، بعض نے یہ لکھا کہ یہ تحریریں محض انگریز کی خوشامد اور انگریزی ایڈز حاصل کرنے کی غرض سے تھیں اور انگریز حکومت کا حامی قرار دیا۔ اوراس بات کی تائید ایک انگریز رائٹر فرانسس رابن سن کی تحریر سے ہوتی ہے۔

The Indian Muslims صفحہ ۴۴۳ میں لکھتے ہیں کہ صاحبِ قلم بریلوی، حکومتِ انگریز کے حامی رہے، انہوں نے پہلی جنگِ عظیم میں بھی انگریز حکومت کی حمایت کی، اس طرح تحریک خلافت میں بھی ۱۹۲۱ء میں انگریز حکومت کے حامی تھے۔

اب ملاحظہ فرمایئے ان علماء کرام کے اسماء گرامی جنہوں نے صاحبِ قلم کی تحریروں سے نا اتفاقی کا اظہار کیا لیکن قلت اوراق کی وجہ سے ان تمام علماء کی تحریرات کو پیش نہیں کیا جاسکتا ہاں البتہ ان بزرگوں کی تحریرات کے حوالہ جات ضرور دیئے جاسکتے ہیں تاکہ آپ باآسانی اصل کتب سے ان حضرات کے اقوال اپنی نظروں میں لاسکیں اورانشاء اللہ عنقریب اگر توفیق خداوندی شامل حال ہوئی تو تفصیلی کتابچہ بھی آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔

علماء بدایوں کا صاحبِ قلم کی تحریروں پر گلہ

(انکشاف حق ص ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، خلیل احمد صاحب قادری بدایونی)

علمائے رام پور کا صاحب خطرناک قلم کے بارے میں تنقیدی تبصرہ (انکشاف حق ص ۱۵۲)

مولانا لطف اللہ علی گڑھی کا ناسور صاحب قلم کے بارے میں دردناک تاثر

(سیرت مولانا محمد علی مونگری ص ۱۷۲)

خیر آبادی سلسلہ کے مولانا معین الدین اجمیری کا صاحب قلم کے بارے میں اظہار افسوس

(تجلیات انوار المعین ص ۷ تا ۲۱)

قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا صاحب قلم کی تحریر سے اظہار عدم اتفاق

(ضیاء القلوب ص ۶۰ مطبع مجتبائی دہلی)

حضرت سید مظہر قیوم صاحب سجادہ نشین مکان شریف (از حکایات مہر وفا)

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف (خزینہ معرفت ص ۳۵۴)

حضرت پیر سید غلام محی الدین صاحب گولڑوی (ڈھول کی آواز ص ۹۹)

حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف (اسوۂ اکابر ص ۲۷)

حضرت خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی (ڈھول کی آواز ص ۱۱۶)

مرشد کامل حضرت فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی (کمالات رحمانی ص ۱۰۵ اپٹنہ)

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی (انوار العاشقین ص ۸۸)

حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین خلیفہ حضرت جماعت علی شاہ علی پوری (اسوۂ اکابر)

حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیال شریف (کتاب تحریک جامع محمدی)

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری (سیرۃ امیر ملت)

حضرت پیر احمد شاہ صاحب چورہ شریف (اسوۂ اکابر ص ۳۱)

حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی (از چراغ اہل سنت ص ۲۷۰)

حضرت پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ شریف، جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان

(تحذیر الناس میری نظر میں، ڈھول کی آواز ص ۲۸)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چشتی نظامی چاچڑاں شریف (مقابیس المجالس ص ۴۲ جلد ۲)

حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہ (شہادات امیریہ علی مکشوفات رحیمیہ ص ۱۴)
مولانا مفتی پیر غلام رسول صاحب قاسمیؒ (اسوۂ اکابر ص ۱۶۱)

قارئین کرام آپ نے ان جید علماء کرام، بزرگانِ عظام کا نقطہ نظر دیکھا یہ سب حضرات صاحبِ خطرناک قلم کی تحریروں سے بالکل متفق نہیں۔

جبکہ صاحبِ قلم نے تحریر فرمایا کہ جو شخص علماء دیوبند کو کافر و مرتد نہ مانے وہ بھی کافر ہے تو جناب کی اس تحریر کی روشنی میں مذکورہ بزرگان دین بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں۔ اب ان بزرگانِ ملت کی تکفیر کیوجہ سے، بریلویت کے حلقوں میں صف ماتم برپا ہے کہ ان سب کو کافر کہیں جس سے اکثریت امت مسلمہ خارج از اسلام ہوتی یا پھر جناب صاحبِ قلم کو؟

قارئین کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ جس شخص کی تحریر سے برصغیر کی تمام جماعتیں اور علماء کافر ہو جاتے ہیں، وہ خود کیا چیز ہے؟

کیا وہ اہل سنت کی آڑ میں صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہؒ کا گستاخ نہیں اور بریلویت کے جس نظریہ اور دین و مذہب کی بنیاد اس نے ڈالی ہے اس کا ان مشائخ سے دور کا بھی واسطہ نہیں، وہ حضرات جو ان بزرگوں سے عقیدت رکھتے ہیں انہیں صاحبِ قلم کے متعلق اپنے نظریئے پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔

اب قارئین کرام کی نظر اس بات پر ٹکی ہوئی ہوگی کہ یہ خطرناک ناسور اور ناپید قلم کس شخصیت کو نصیب ہوا، آخر وہ کونسی (سعادت مند شخصیت) ہے، جس نے اس قلم کا اور ان گندی تحریروں کا بوجھ اٹھایا اور صاحبِ قلم قرار پائے۔ تو اس خوش نصیب شخصیت کا نام ملاحظہ فرمایئے اس شعر میں

کوئی ترکی لے گیا اور کوئی ایراں لے گیا
کوئی دامن لے گیا، کوئی گریباں لے گیا
رہ گیا تھا نام باقی اک فقط اسلام کا
وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان لے گیا

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ۱۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کے خطاب کی چند جھلکیاں بھی ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ جناب طاہر القادری صاحب فرماتے ہیں تحریک ختم نبوت کے صدر دیوبندی مسلک کے

بزرگ تھے اوران کے ماتحت بریلوی علماء کرام بھی تھے۔اب اگراس تکفیری نقطۂ نظر کو لے لیں۔تو کیا اتنے بڑے کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے مرتد وکافر کو قیادت دے دی اور بریلوی حضرات اقتداء کر رہے ہیں۔قربان جاؤں ایسے تصور پر۔

۲۔ مزید کہتے ہیں ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ چلی جس کے صدر مفتی محمودالحسن دیوبندی تھے تو کیاایسی تحریک کا صدر وہ شخص جومرتدوکافر ہے۔قربان جاؤں تمہاری سمجھوں پر،قربان جاؤں تمہاری عقلوں پر۔

۳۔ متحدہ علماء کونسل میں کیا بریلوی مسلک کے لوگ شامل نہیں تھے۔ظالمو!اصول ایک اپناؤ، اصول ایک رکھو،ڈنڈی نہ مارو، میں (طاہرالقادری) علماءدیوبند کی تکفیر نہیں کرتا۔اب اگراس عدم تکفیر سے میں سنی نہیں رہتا تو تمہارے پاکستان کا کوئی سنی عالم نہیں بچتا۔

قارئین کرام بہت سارے معتدل بریلوی علماء کرام کودیکھا ہے جو جناب احمد رضا صاحب کی ان عبارتوں سے پریشان ہیں اور دوسرے بریلوی علماء کو مشورہ دے رہے ہیں کہ ان تکفیرانہ اور گستاخانہ عبارتوں کو نکال دینا چاہیے، یہی درخواست بندہ عاجز بھی اپنے بریلوی علماء اور دوستوں سے کرتا ہے کہ آپ لوگ غیر جانبدارانہ، اکابر علماء اہل السنّت والجماعت کے کردار کو دیکھو، ان کے عشق الٰہی اور محبت رسول ﷺ کو دیکھو، ان کے احکامِ الٰہی اور سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو، بغض، حسد، کینہ اور عناد کو چھوڑو، عدل وانصاف کے ترازو کو ہاتھ میں لو، تو جب آپ منصف عادل بن کر اکابر اہل السنّت والجماعت کو اعتدال کے ترازو میں تولوگے تو تم انکو صبر وشکر، عزم واستقلال کے پیکر، حق کے علمبردار، امن کے داعی، جرأت وشجاعت کے نمونے، عشق الٰہی اور محبت نبی ﷺ سے سرشاد پاؤ گے۔

اک طرز تمنا ہے سو وہ ہم کرتے رہیں گے
اک طرز تغافل ہے سو وہ تم کو مبارک ہو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین بتوفیقہ العظیم۔

فرقہ سیفیہ کی حقیقت (قسط اول)

محمد سرفراز (لاہور)

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

کھوئی گئی ملت بیضاء کی آبرو
''اور سنت مطہرہ کا پایہ ہل گیا''

محترم قارئین!

دین اسلام کو دنیا میں تشریف لائے ہوئے تقریباً سوا چودہ سو برس سے زائد عرصہ ہو چکا اس عرصہ میں دین اسلام نے ہزار ہا بلاؤں کا سامنہ کیا اور حضور پُر نور ﷺ کے اس لہلہاتے ہوئے چمن پر بہت تیز آندھیاں آئیں اور اپنا زور دکھا کر چلی گئیں مگر یہ چمن اسی طرح سر سبز و شاداب رہا۔

غرض یہ کہ دین اسلام کے مقابلے میں جس فتنے نے بھی سر اٹھایا تو اسے اس دین کے محافظوں نے منہ کی کھانے پر مجبور کیا اور اسے وہیں دبا دیا جہاں سے وہ فتنہ اٹھا تھا میری مراد دین اسلام کے محافظوں سے ''علماء اہل السنّت والجماعت'' ہیں ان علماء نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا۔

اگر ہم اپنے ماضی قریب پر نظر ڈالیں تو ہم اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علماء اہل سنت والجماعت نے ہر اٹھنے والے فتنوں کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسوا کیا۔ ذیل میں ہم نمونہ کے طور پر چند ایک فتنوں کا ذکر کرتے ہیں جن کو علماء اہل سنت والجماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذلیل کیا۔

ماضی قریب کے فتنوں میں ایک بڑا فتنہ مرزائیت دیکھتے ہیں تو ساتھ ہی علماء اہل السنّت والجماعت میں سے اس کو رسوا کرنے والے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور علامہ غلام غوث ہزارویؒ نظر آتے اور اگر ہم نظر فتنہ رافضیت پر ڈالیں تو مقابل میدان میں علامہ حق نواز جھنگویؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ اور مولانا اعظم طارقؒ نظر آتے ہیں۔

اگر ہم ماضی قریب میں فتنہ غیر مقلدیت کو دیکھیں تو ان کو منہ کی کھانے پر مجبور کرنے والے علماء اہل السنّت والجماعت میں سے مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ نظر آتے ہیں۔

اور اگر ہم دیکھیں فتنہ بریلویت کو تو ساتھ ہی مقابل میں مولانا منظور احمد نعمانیؒ اور مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ نظر آتے ہیں جنہوں نے دلائل کی بنیاد پر بریلویت کا دائرہ اتنا تنگ کر دیا کہ ان کا

سانس گھٹنے لگا۔

اسی طرح کے ہزاروں فتنوں نے جنم لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلہ کے لیے علماء اہل السنّت والجماعت کا انتخاب کیا "فللّٰہ الحمد لہ الشکر کلہ" ان تمام فتنوں کی پیداوار اوران کو تقویت پہنچانے والے چونکہ آج بھی موجود ہیں جو موقع پا کر دین اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں تو ضرورت اس بات کی تھی کہ آج بھی کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو ان دین فروشوں کو منہ توڑ جواب دیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری بھی علماء اہل السنّت والجماعت کو سونپ دی "ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء". رسالہ ھذا اسی کی ایک لڑی ہے۔

فتنوں کی اس لڑی میں ایک فتنہ "فرقہ سیفیہ" کا فتنہ ہے جو کہ کچھ عرصہ قبل سے وجود میں آیا اور اپنے جادو کو دین محمدی ﷺ کا نام دیکر مظلوم سنی عوام کو اپنے جال میں پھانسنے لگا اور امت محمدیؐ میں تفریق ڈالنے لگا اور اس امت کا شیرازہ بکھیرنے میں مصروف ہوگیا تو دیگر فتنوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کی سرکوبی کے لیے بھی علماء اہل السنّت والجماعت کا انتخاب کیا اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ادا کرتے ہیں "فللّٰہ الحمد ولہ الشکر کلہ".

چونکہ میرے مضمون کا موضوع اس فتنۂ کبیرہ فرقہ سیفیہ کے غلط عقائد سے سنی عوام کو باور کرانا ہے تاکہ ہماری عوام اس فتنے کے کرتب دیکھ کران سے مرعوب نہ ہوں بلکہ دین اسلام کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کریں اور ایسے فتنوں سے خود بھی بچیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بچنے کی تلقین کریں۔

اب میں اس فرقہ سوء کے عقائد باطلہ پر بحث کرنے سے پہلے اس بات کو ضروری سمجھتا ہوں کہ اس فرقہ سوء کے بانی نام نہاد جعلی افغانی پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن جادوگر جو کہ اسلام کے نام پر کفر کو اپنے مریدوں کے ذریعے مروج کر کے اسلام کو بدنام کر رہا ہے اس کا مختصر تعارف کراؤں۔

دنیائے جہالت کے عظیم جعلی افغانی پیر سیف الرحمٰن جادوگر

پیدائش: بدنام زمانہ پیر 1349ھ میں جلال آباد (افغانستان) سے 20 کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں بابا کلی، ارچی میں پیدا ہوا۔ والدین نے اس کا نام سیف الرحمٰن رکھا۔

بدنام زمانہ پیر کے والد کا نام سرفراز خاں تھا۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی 13 برس کی عمر میں اس کی والدہ کا انتقال ہوا اس کے بعد اس نے پشاور سے تعلیم حاصل کی۔

ازدواجی زندگی: جادوگر پیر نے کل سات نکاح کیے پہلی شادی کی تو بیوی کا انتقال ہو گیا ایک بیوی کو طلاق بھی دی۔

اولاد: اس نام نہاد پیر کی اولاد میں 13 بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔ اب میں ایسے بدنام زمانہ پیر کا مزید تعارف کروا کے آپ کا اور اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اس کے عقائد باطلہ کی طرف آتا ہوں جو کہ مقصود اصلی ہیں تا کہ ہم سب اس کے عقائد باطلہ کو سمجھ سکیں اور خود اس سے بچیں اور امت محمد ﷺ کو ایسے جادوگر سے بچا سکیں۔

اس بدنام زمانہ پیر کی بدنام زمانہ کتاب ''ہدایۃ السالکین'' اس کے کفریہ عقائد پر دال ہے چونکہ اس کی یہ بدنام زمانہ کتاب جو کہ تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے وہ ساری کی ساری گمراہ کن عقائد سے بھری پڑی ہے اس لیے ان سب عقائد کا احاطہ ''راہ سنت'' کے اس شمارے میں ممکن نہیں اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اپنے مضمون کو قسط وار چلاؤں جو ''راہ سنت'' کے آئندہ شماروں میں مستقل آتا رہے گا اور میں اس جعلی پیر کے ایک ایک کفریہ عقیدے کو سنی عوام کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں کر دوں گا تا کہ لوگ ان کی کسی بھی چال میں نہ آسکیں۔

میں اس جعلی پیر کے ایک ایک عقیدے کو اس پیر کے دعوے کی صورت میں اس کی کتاب سے ثابت کروں گا پھر اس کے بعد اس کے دعوے کے غلط ہونے کو قرآن و حدیث سے اور آئمہ مجتہدین اور بزرگانِ دین کے اقوال سے ثابت کروں گا آخر میں اس پر مختصر تبصرہ کر کے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں چھوڑ دوں گا اس کے درست یا غلط ہونے کا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

جعلی افغانی پیر سیف الرحمٰن جادوگر کے دعوے

دعویٰ نمبر ۱: میرے سارے مریدین و خلفاء ولی ہیں اور ان سے انکار کفر ہے۔

دلیل اول: اس زمانہ میں فقیر سیف الرحمٰن پیر ارچی کے مریدین اور خلفاء کرام جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ولایت سے مشرف ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص 259)

دلیل ثانی: میرے تو تقریباً آٹھ ہزار خلفاء کرام ہیں اور سب کے سب فناء قلبی اور نفسی سے مشرف ہیں اور کامل مکمل اولیاء ہیں تو اگر تم صرف مجھے مانتے ہو اور ان کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہوگا کیونکہ تمام اولیاء کو ماننا لیکن صرف ایک ولی سے انکار کرنا کفر ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص 260)۔

قارئین کرام: پیر صاحب نے مذکورہ عبارت میں یہ فتویٰ دیا کہ میرے تمام مریدین وخلفاء ولی ہیں ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے حالانکہ اس جادوگر پیر اور اس کے مریدین وخلفاء کی ولایت پر کوئی نص قطعی وارد نہیں ہوئی (یعنی قرآن وحدیث سے ان کی ولایت پر کوئی دلیل نہیں) اور کفر کا حکم تو نص قطعی کے انکار پر ہوتا ہے۔ لہذا پیر صاحب کا یہ فتویٰ نفسانی، غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ نیز ولایت شخصیہ غیر منصوصہ (جس پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہ ہو) کو دلیل بنا کر کفر کا فتویٰ لگانا پرلے درجے کی حماقت اور جہالت ہے۔

البتہ اگر ولایت نص قطعی سے ثابت ہو تو اس کا انکار کفر ہوگا ذیل میں ہم کچھ ایسے اولیاء کا ذکر کرتے ہیں جن کی ولایت نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔

۱۔ اصحاب کہف کی ولایت (سورۃ کہف)

۲۔ حضرت مریم علیہا السلام کی ولایت (سورۃ مریم)

۳۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی ولایت (سورۃ تحریم)

۴۔ حضرت خضر علیہ السلام کی ولایت (سورۃ کہف)

۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (بخاری شریف)

۶۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (سنن ابن ماجہ) وغیرہم

اس کے علاوہ اور بہت سے اولیاء جن پر نصوص قطعیہ وارد ہوئیں اب اس سے یہ قاعدہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس کی ولایت پر نص قطعی وارد ہو اس کا انکار تو کفر ہے لیکن جس پر نص قطعی نہ ہو اس کا انکار کفر نہیں کیونکہ ''المطلق یجری علی اطلاقہ والمقید یجری علی تقییدہ'' لہذا سیفیوں کی ولایت سے انکار کو مطلق اولیاء کے انکار سے دلیل لانا تجاہل عارفانہ ہے۔

اب اگر سیفیوں کی بات کو لیتے ہوئے یہ کہیں کہ ہر اس ولی کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے

جس کی ولایت پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں آئی تو اس صورت میں سارے کے سارے ہی کافر ہو جائیں گے یہاں تک کہ سیفی خود بھی اپنے ہی فتوے کی زد میں آکر کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ اولیاء اہل سنت کی تکفیر کرتے ہیں۔

ان کا دعوی ہے کہ پوری دنیا میں شریعت اور سنت کی صحیح تابعداری خانقاہ سیفیہ میں ہے جیسا کہ یہ اپنی بدنام زمانہ کتاب میں لکھتا ہے "تمام دنیا میں شریعت محمدی کی متابعت اور سنت سنیہ کے التزام کا واحد مرکز اس فقیر کی خانقاہ سیفیہ یاد کی جاتی ہے" (ہدایۃ السالکین ص 178)

اب اس عبارت میں بدنام زمانہ پیر نے یہ لکھا کہ شریعت محمدی کی متابعت صرف میری خانقاہ میں ہوتی ہے باقی جگہ نہیں ہوتی جب باقی جگہ سنت پر عمل نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی ولی نہیں کیونکہ جو سنت پر عمل نہ کرے وہ ولی نہیں۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ولی اور بھی موجود ہیں اور بدنام زمانہ پیر انکار کر رہا ہے اور خود کہتا ہے کہ ولی کا انکار کفر ہے تو اپنے اس فتوے کی زد میں آکر یہ خود کافر ہوا یا نہیں؟ فیصلہ آپ کریں۔

آئی جان شکنجے اندر جیویں ویلنے وچ گنا
دسو سیفیو رل مل مینوں جند کیویں ہن کڈاں

بدنام زمانہ پیر نے جو فتوی دیا کہ میرے ایک مرید کی ولایت کا انکار کفر ہے یہ فتوی نفسانی ہے صرف اپنی شہرت کے لیے ایسا فتوی دیا اللہ تعالی کی رضا مقصود نہیں ہے۔ ایسے ہی فتوؤں کے بارے حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"تدریس افتاء وقتی نافع آید کہ خالصاً لوجہ اللہ سبحانہ باشد واز شائبہ حب جاہ وریاست وحصول مال ورفعت خالی باشد وعلامت این خلو زہد در دنیا است وبے رغبتی بودن است از دنیا ما فیہا علما ئیکہ (پیر و مولوی) بایں بلا مبتلا اند وبہ محبت ایں دنیہ گرفتار از علماء دنیا اند ایشانند علماء سوء وشرار مردم ونصوص دین وحال آنکہ ایشاں خود را مقتدائے دین میرا نند وبہترین خلائق انگارند ویحسبون انهم علی شیء الا انهم هم الکاذبون"

ترجمہ: حضرت مجدد صاحبؒ نے واضح کیا کہ تدریس وفتاوی اس وقت مفید ہے جب خالص اللہ کی رضا کی خاطر ہوا گر ذرہ برابر خواہش نفسانی کی ملاوٹ ہوئی تو وہ مولوی وپیر دنیا کا ٹٹو، بازاری اور دین کا چور ٹھہرے گا کہ دنیا سے وہ بے رغبت منصب وعہدہ کی لالچ سے خالی ہو دین کی عزت پہ اپنی عزت قربان کرے۔

مگر پیر صاحب میں یہ اوصاف نہیں پائے جاتے کیونکہ ان کو دین سے زیادہ اپنی عزت پیاری ہے اپنے مریدین اور خلفاء پر دھبہ نہ لگے خواہ سارے مسلمانوں کو کافر ومرتد کہنا پڑے۔

مجدد صاحبؒ فرماتے ہیں ایسے مقتدی جھوٹے اور فراڈی ہیں۔

تبصرہ: گذشتہ ساری بحث سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر اس جعلی پیر کے سارے خلفاء ایسے ولی ہوتے کہ انکی ولایت سے انکار کفر ہوتا تو ان کو اپنی ولایت پر دعوے کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ یہ تو اللہ کی طرف سے خود مشہور ہو جاتے۔

''جیسا کہ پہلے بھی بہت سے اولیاء کرامؒ گزرے اور بغیر دعوے کیے من جانب اللہ مشہور ہوئے اور ایسے مشہور ہوئے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود لوگ ان کو نہیں بھول پائے جیسے حضرت اویس قرنیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت پیراں پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت علی ہجویریؒ اور ان کے علاوہ بہت سے بزرگانِ دین جن کو لوگ آج بھی یاد کرتے ہیں''۔

جہڑے محرم راز حقیقت دے — اوہ راز حقیقت کھول دے نہیں
جہڑے بول پئے انہاں ویکھیا نہیں — جنہاں ویکھ لیا اور بولدے نہیں

قارئین کرام! ساری بحث کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آیا اس کا یہ دعوی کرنا کہ میرے ایک مرید کا انکار کفر ہے کس حد تک درست ہے۔

نوٹ: انشاء اللہ ''راہ سنت'' کے آئندہ شمارے میں ان کے اور بہت سے کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جائے گی اللہ کی مدد اور توفیق کے ساتھ۔

والسلام

بندہ کو، اس کے والدین واساتذہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جن کی وجہ سے وہ اس قابل ہوا۔

چٹخارہ

حافظ صہیب احمد (لاہور)

بریلوی دوستوں کے خودساختہ امام ومجدد جناب احمد رضا خان صاحب اپنی زندگی کے آخری لمحات میں جب اس دنیائے فانی کو اپنے وجود سے پاک کرنے لگے تو ایک وصیت ارشاد فرمائی۔ ایسی وصیت، اس سے قبل نہ کسی نے لکھی، نہ کانوں نے کبھی سنی، نہ آنکھوں نے کبھی دیکھی، نہ قوتِ فکریہ نے کبھی سوچی، جناب والا نے اپنی وصیت میں کھانوں کی ایک ایسی لسٹ ارشاد فرمائی۔ نا معلوم اتنے کھانے اس وقت کسی بڑے ریسٹورنٹ پر بھی تیار ہوتے ہوں گے یا نہیں؟ کھانوں کی اتنی لمبی لسٹ، کسی ہوٹل کے بیرے کو بھی نا معلوم یاد ہوگی یا نہیں؟ لیکن جناب حضرت احمد رضا خان صاحب کو تو ضرور یاد۔۔۔۔۔۔۔

حضرت کی وصیت کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

اعزّاء سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو، تو فاتحہ میں، ہفتہ میں دو، تین باران اشیاء میں سے بھی کچھ بھیج دیا کریں، دودھ، برف خانہ ساز، اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، خواہ بکری کا شامی کباب، پراٹھے اور بالائی فیرنی، اروکی پھریری دال مع ادرک ولوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کر و یا جیسے مناسب جانو۔ مگر بطیب خاطر، میرے لکھنے پر مجبوراً نہ ہو۔ (بحوالہ وصایا شریف اعلیٰ حضرت ص ۱۰، ۱۱)

قارئین کرام، سمجھ میں نہیں آتا کہ آج اس دور میں بریلوی بھائی اس وصیت پر عمل کرنے سے عاجز کیوں؟۔۔۔ نا معلوم اپنے اعلیٰ حضرت کو بھولے یا پھر وصیت نامہ کو، یا پھر ریسٹورنٹ کے کھانوں کی لسٹ کو؟۔۔۔ نا معلوم اپنے امام سے بے وفائی یا عدم طیبِ نفس، کچھ ضرور، مگر کیا، سوال دوستوں سے۔۔۔۔۔۔

کیا آج بھی پاک وہند میں ایسا ریسٹورنٹ موجود ہے جس پر یہ تمام کھانے آسانی سے دستیاب ہوں تو (۱۱۲۲) یا پھر (۱۵) پر ضرور مطلع کیجئے۔ تاکہ بریلوی حضرات کو اس ریسٹورنٹ کا ایڈریس بتلاتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی بے یارو مددگار، شکستہ حالت اور مظلوم وصیت کی یاددہانی کرا سکیں۔

بریلویوں کی خانہ جنگی

محمد سفیان معاویہ (جھنگ)

بریلوی دوستوں کے امام احمد رضا خان صاحب نے قرآن پاک کا کنزالایمان کے نام سے ترجمہ تحریر فرمایا جس سے جناب کے علمی مقام کا پتا چلتا ہے بے شمار جگہوں پر فحش غلطیاں کی ہیں اور اصول وضوابط اور لغات قرآن سے ہٹ کر ترجمہ کیا ہے اور بہت سارے بریلوی علماء نے بھی اس قرآنی ترجمہ سے اختلاف کیا ہے ان میں سے بطور نمونہ، چند آیات کے تراجم پیش خدمت اور قارئین کرام سے دست بدستہ درخواست ہے کہ ایسے تراجم پڑھنے اور لینے سے خود بھی بچیں اور اپنے دوستوں کو بھی بچائیں۔

کنزالایمان اور بریلوی علماء:

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے سورۃ فتح کی آیت کا ترجمہ کیا کہ:

لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر (پ۲۶ سورۃ الفتح ۲)

ترجمہ: تاکہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور پچھلوں کے۔ (کنزالایمان)۔

ا۔ بریلوی عالم (جنہیں عبدالحکیم شرف قادری نے بریلوی مسلک کا مناظر لکھا ہے) کہ علامہ غلام رسول سعیدی کنزالایمان کے اس ترجمہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور پچھلوں کے (شرح صحیح مسلم جلد۶ ص 91-294)۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

"ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں" (شرح صحیح مسلم جلد ۷ ص 325-324)۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

تعلق اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیاء

علیہم السلام کے ساتھ مغفرت کے تعلق، نظم قرآن، احادیث، آثار اور فقہاء اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے" (شرح صحیح مسلم جلد ۷ ص 346)۔

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

اس جگہ آیت سے امت کی مغفرت صحیح نہیں (شرح صحیح مسلم جلد ۷ ص 346)۔

۲۔ بریلوی عالم صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نقشبندی حیدر آبادی اپنی کتاب "مغفرت ذنب" میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"حدیث کے صریح خلاف" (ص ۶)۔

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ:

"کئی احادیث کے یہ ترجمہ خلاف ہے" (مغفرت ذنب ص ۶)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"یہاں امت کی مغفرت مراد لینا کی دو وجوہات کی بناء پر درست نہیں اور صحیح نہیں بنتا"

(مغفرت ذنب ص ۲۹)۔

۳۔ ایک اور جید عالم بریلوی علامہ سید احمد سعید کاظمی فرماتے ہیں کہ:

"تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ سب کام (جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے محض صورۃً گناہ ہیں حقیقۃً حسنات الابرار سے افضل ہیں)۔

(البیان سورۃ الفتح ۲)۔

اپنی کتاب "مقالات کاظمی میں لکھتے ہیں کہ: "رسول کریم ﷺ نے صغیرہ سہو اور خلاف اولیٰ کاموں پر اعتراف ظلم کر کے استغفار کیا" (مقالات کاظمی جلد ۳ ص ۷۸)۔

۴۔ بریلویوں کے پیر کرم شاہ آف بھیرہ شریف نے بھی آیت قرآنی "واستغفر لذنبک" کا ترجمہ کیا ہے کہ استغفار کرتے رہیے اپنی موہومہ کوتاہیوں پر۔

۵۔ ایک اور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب جو کے مناظر اسلام کے نام سے مشہور ہے اسی آیت کا ترجمہ کنز الایمان کے خلاف کرتے ہیں کہ:

"تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خیال میں جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سابقہ یا آئندہ ان تمام کی مغفرت فرمادے"۔ (کوثر الخیرات ص ۲۳۷)۔

آگے لکھتے ہیں کہ: "حبیب وہ ہے جن کو مغفرت وبخشش کی بشارت یہیں دے دی گئی" لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر"۔ (کوثر الخیرات ص ۳۲۸)۔

ایک اور جگہ: "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر" کا ترجمہ کیا ہے۔

"اے محبوب اللہ تعالیٰ نے وہ تمام امور جنہیں تم مرتبہ قرب اور منصب محبوبیت کے لحاظ سے گناہ سمجھتے ہو وہ تم سے صادر ہو یا ابھی سرزد نہیں ہوئے وہ سب بخش دے"۔ (کوثر الخیرات ص ۲۲۵)۔

ایک اور آیت" واستغفر لذنبک وللمؤمنین و المؤمنات" کا ترجمہ کرتے ہیں۔

"اے حبیب کریم ﷺ آپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان کے مطابق جن امور کو گناہ تصور کرتے ہیں ان کیلئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے مجھ سے بخشش طلب کریں"۔

(کوثر الخیرات ص ۲۶۳)۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ: "تمہاری مغفرت کا اعلان اس دنیا میں کر دیا ہے"۔ (کوثر الخیرات ص ۳۲۴)۔

یہ چند بریلوی علمائے کرام کے نام گرامی ہیں جو کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کرتے ہیں اور یہ لوگ اس ترجمہ کو قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف حتیٰ کہ لغت کے بھی خلاف سمجھتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کچھ اور علمائے کرام ہیں مثلاً مولوی غلام دستگیر قصوری "تقدیس الوکیل" میں آیت ذنب کا ترجمہ کنز الایمان کے خلاف کرتے ہیں۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے والد مولوی نقی علی خان آیتِ ذنب کا ترجمہ اپنی کتاب "الکلام الاوضح" میں کنز الایمان کے خلاف کرتے ہیں۔

پیر کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر "ضیاء القرآن" میں کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کرتے ہیں۔

مولوی ابو داؤد صادق ''رضائے مصطفیٰ'' میں کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کی تائید و توثیق کرتے ہیں اور مولوی سعید احمد کاظمی وغیرہ کے ترجمہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اسی طرح کنز الایمان میں سورۃ قصص کی ۲۷ ویں آیت کا ترجمہ ہے کہ ''میری بیٹی کے مہر میں تم میری بکریوں کو چراؤ'' (کنز الایمان) مفتی احمد یار خان نعیمی کے بیٹے اقتدار احمد خان نعیمی لکھتے ہیں کہ ''یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب، نہ تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش، نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔ یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہے علاوہ ازیں فقہ حنفی بھی خلاف ہے۔ (تنقیدات علی المطبوعات ص ۲۹)۔

مفتی احمد یار خان نعیمی اپنی کتاب ''جاء الحق'' میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مغفرت ذنب کی بشارت دی گئی۔

بریلوی طبقے کے یہ وہ چند علماء ہیں جو احمد رضا خان کے کنز الایمان کے ترجمے کو غلط سمجھتے ہوئے اس کے برعکس ترجمہ کرتے ہیں۔

محترم قارئین، مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بریلویوں کے امام احمد رضا خان کے اس ترجمے کو ان کے ہم مسلک لوگوں نے بھی قبول نہیں کیا چہ جائے کہ اہل سنت والجماعت میں اس کی مقبولیت ہوتی یہی وجہ ہے کہ عالم عرب میں اس ترجمے پر پابندی لگادی گئی۔

بریلوی عوام کی طرف سے اپنے ان ہم مسلک علماء کے خلاف آج کل حسب معمول تکفیر کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور وہ مولوی احمد رضا خان کے ترجمے سے اختلاف کرنے والے حضرات کو گستاخِ رسول ﷺ سمجھتے ہیں۔ دیکھئے۔ کنز الایمان کے نئے مخالفین، غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین۔

ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ آپ کے امام احمد رضا خان کے پاس اپنی تائید میں نہ کل کوئی جید عالم تھا اور نہ آج ہے اہل السنت والجماعت پر اعتراض پھر کرنا پہلے اپنے گھر کی خبر تو لے لیں۔ عقل والوں کے سمجھنے کیلئے یہ بہت ہے۔ ما علینا الا البلاغ المبین.

توضیح العبارات

سوال: ہمارے علاقے ملتان میں بریلوی حضرات بڑی شدو مد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ فتاوی رشیدیہ میں لکھا ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام رحمۃ للعالمین نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمائیے۔ (ساجد ملتان)

حامدا و مصلیا

الجواب بعون اللہ تعالیٰ: محترم ساجد صاحب! یہ اہل بدعت کا طریق ہے کہ وہ اہل السنت والجماعت کو بدنام کرنے کیلئے جھوٹے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ فتاوی رشیدیہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے فتاوی جات ہیں۔ یہ بات حضرت گنگوہیؒ پر صریح بہتان ہے کہ انہوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو رحمۃ للعالمین ماننے سے انکار کیا ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ فتاوی رشیدیہ جلد ۲ ص ۹ پر سائل نے پوچھا تھا کہ "رحمۃ للعالمین ہونا آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے یا کسی اور کو بھی کہہ سکتے ہیں"۔ تو حضرت نے جواب دیا کہ "لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء وعلماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ یعنی دوسرے لوگ بھی رحمت ہوسکتے ہیں گو سب سے اعلیٰ درجہ میں یہ صفت حبیب رب العالمین ﷺ میں ہے"۔ اس جواب کی مزید تشریح سمجھئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین.

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اے حبیب! آپ ﷺ کو ہم نے تمام جہان والوں کیلئے صرف رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ صرف آپ ہی کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ اس کو سمجھئے۔ کسی شے کو کسی شے کے ساتھ خاص کرنے کو علم معانی کی اصطلاح میں قصر کہتے ہیں۔ چنانچہ مختصر المعانی میں قصر کی تعریف یوں ہے" تخصیص شیء بشیء بطریق مخصوص" (ص ۱۸۲)۔ پھر اس قصر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہے قصر صفت علی الموصوف اور دوسری قسم ہے قصر موصوف علی الصفۃ۔

قصر صفت علی الموصوف کہتے ہیں صفت کو بند کرنا موصوف میں۔" ھو ان لا یتجاوز

تلک الصفۃ عن ذلک الموصوف الی آخر لکن یجوز ان یکون لذلک الموصوف صفات اخر" قصر صفت علی الموصوف سے مراد ہے کہ وہ صفت اس موصوف سے دوسرے موصوف میں تجاوز نہ کرے لیکن اس موصوف کیلئے دوسری صفات ہو سکتی ہیں۔
مثلاً عربی میں کہا جائے کہ ما قائم الا زید (نہیں ہے کھڑا ہوا مگر زید) یعنی صرف زید ہی کھڑا ہوا ہے کوئی اور نہیں۔ یہاں کھڑے ہونے کی صفت کو زید میں بند کیا گیا ہے۔ اسی طرح کہا جائے کہ لا فارس الا بکر (نہیں ہے کوئی گھڑ سوار مگر بکر) یعنی صرف بکر ہی گھڑ سوار ہے کوئی دوسرا نہیں)۔
دوسری قسم ہوتی ہے قصر موصوف علی الصفۃ
"وھو ان لا یتجاوز الموصوف من تلک الصفۃ الی صفۃ اخری لکن یجوز ان تکون تلک الصفۃ لموصوف آخر"
قصر موصوف علی الصفۃ یہ ہے کہ موصوف اس صفت سے دوسری صفت میں تجاوز نہ کرے لیکن وہ صفت دوسرے موصوف کے لیے ہونا جائز ہو۔ مثلاً ما زید الا قائم (نہیں ہے زید مگر کھڑا ہوا یعنی زید صرف کھڑا ہی ہے بیٹھا ہوا نہیں۔ اسی طرح ما بکر الا فارس (نہیں بکر مگر گھڑ سوار یعنی بکر صرف گھڑ سوار ہی ہے۔ آسان لفظوں میں اگر کوئی ماں کہے کہ صرف میرا بیٹا حسین ہے تو اس کو کہتے ہیں قصر صفت علی الموصوف اور اگر وہ کہے کہ میرا بیٹا صرف حسین ہی ہے تو اس کو قصر موصوف علی الصفت کہتے ہیں اس قسم میں یہ صفت دوسرں میں بھی ہو سکتی ہے۔
ایک اور مثال دیکھیں اگر کہا جائے ما محمد ﷺ الا رسول تو صحیح ترجمہ یہ ہے کہ محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں۔ یعنی محمد ﷺ رسول ہی ہیں خدا نہیں۔ (قصر موصوف علی الصفۃ) اور کہا جائے لا خاتم الا محمد ﷺ تو ترجمہ ہوگا (نہیں ہے کوئی خاتم مگر محمد ﷺ یعنی صرف آپ ہی خاتم ہیں آپ کے علاوہ کوئی اور خاتم النبیین نہیں۔ (قصر صفت علی الموصوف) اب دیکھیں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر رحمۃ للعالمین یعنی آپ ﷺ کی شان صرف رحمت ہی رحمت ہے سارے جہان والوں کے لیے۔ یہ نہیں فرمایا (نہیں ہے کوئی رحمۃ للعالمین مگر آپ ﷺ)۔ یوں کہیے کہ اس آیت مبارکہ میں قصر موصوف علی الصفۃ ہے نہ کہ قصر صفت علی

الموصوف اور ماقبل میں گزر چکا ہے کہ "قصر موصوف علی الصفة" میں وہ صفت دوسرے موصوف میں ہوسکتی ہے۔

یہی بات حضرت گنگوہیؒ نے بیان کی ہے مگر ادباً کہا کہ دوسروں کو براہ راست رحمۃ اللعالمین نہ کہا جائے بلکہ تاویلاً بولا جائے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور قادری بریلوی اس آیت کا ترجمہ کرتے ہیں (اور ہم نے تمہیں سارے جہانوں کیلئے سراسر مہربانی ہی بنا کر بھیجا)۔

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں (اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر) اب ہم قرآن و حدیث اور اکابرین کے اقوال پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رحمۃ للعالمین مختلف لوگوں کے لئے بولا گیا ہے۔ خود اللہ جل شانہ نے قرآن کو رحمۃ للمومنین کہا ہے ارشاد ربانی ہے "وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنين". مومین صرف اس عالم میں ہی نہیں بلکہ عالم جنات میں بھی مومن ہیں تو قرآن ہر عالم میں بسنے والے مومنوں کیلئے رحمت ہے یوں کہیے کہ بواسطہ مؤمنین قرآن بھی رحمت ہے ہر ہر عالم کیلئے یعنی رحمۃ للعالمین۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

بخاری شریف میں ایک روایت میں طاعون کو رحمۃ للمؤمنین کہا گیا ہے (بخاری جلد۲)

اسی طرح شیخ سعدیؒ نے بوستان میں حاکم وقت کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے

توئی سایہ لطف حق بر زمین
پیمبر صفت رحمۃ للعالمین

(بوستان ص۹۴، کلیات سعدی ص ۲۸۹)

حضرت مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں انبیاء علیهم الصلوات والتسلیمات رحمت عالمیانند کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ایشانرا برائے ہدایت خلق مبعوث ساختہ است۔ (دفتر سوم مکتوب ۱۷)

انبیائے علیهم الصلوات والتسلیمات رحمت للعالمین ہوتے ہیں کہ جن کو حق تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ راحت القلوب میں صالحین کی صحبت کے بارے میں حدیث مبارکہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں " صحبة الصالحين نور ورحمة للعالمين "

دیکھئے یہاں پر صالحین کی صحبت کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے
مولانا رومؒ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

جملہ دانیان ہمیں گفتہ ہمیں
ہست دانا رحمۃ للعالمین

(تمام سمجھداروں نے یہی کہا ہے کہ عقل مند دونوں جہاں کیلئے رحمت ہے) (مثنوی دفتر اول ص ۱۰۵)

ایک اور جگہ اپنے خلیفہ حسام الدین کی تعریف میں شعر لکھتے ہوئے اس کو سورج سے تشبیہ دیتے ہیں پھر مزید آگے لکھتے ہیں

تا کہ نورش کامل آید در زمین
تاجراں را رحمۃ للعالمین

یہاں تک کہ اس (سورج) کی مکمل روشنی زمین پر آتی ہے تاجروں کیلئے رحمۃ للعالمین بن کر۔
(مثنوی دفتر چہارم ص ۱۹)

حضرت شاہ ابو المعالی اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں پیران پیر کی تعریف میں یہ شعر درج فرماتے ہیں

شاہ گیلانی ترا حق در وجود
رحمۃ للعالمین آوردہ است

شاہ گیلانی آپ کو حق تعالیٰ رحمۃ للعالمین کے وجود میں لایا ہے۔ (تحفہ قادریہ ص ۱۴۹ اردو)
اسی طرح علامہ ابن حزم نے احکام کو رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے (الاحکام فی اصول القرآن ص ۳۵۰ جز ۱)
احکام للآمدی میں بھی احکامات کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔ (الاحکام للآمدی ص ۲۸۶، جز ۳)

ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر رحمۃ للعالمین صرف آپ ﷺ ہی کی صفت ہوتی تو یہ حضرات دیگر پر اس صفت کا اطلاق نہ کرتے۔

اب بریلوی حضرات کے بزرگوں کے حوالے دیکھئے (بشکریہ مولانا ابوایوب صاحب)

۱۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے خواجہ یعقوبؒ اور خواجہ محمد سرہندیؒ کے متعلق کہا "یہ مقبولان

بارگاہ ایزدی رحمۃ للعالمینی کی شان میں جلوہ گر تھے۔ (سیرۃ امیر ملت ص ۶۰۹)

۲۔ محمد یار گڑھی بریلوی اپنے دیوان محمدی میں اپنے پیر کے بارے میں لکھتا ہے کہ

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان

بہ شکل صدر دیں خود رحمۃ للعالمین آمد

دیکھنے والی آنکھوں کیلئے مدینہ سے خود رحمۃ للعالمین صدر دیں کی شکل میں ملتان آیا ہوا ہے۔

(دیوان محمدی ص ۲۲)

۳۔ غلام جہانیاں صاحب ہفت اقطاب میں خواجہ نظام الحق محمد بن احمد بخاری کو رحمۃ للعالمین لکھتے ہیں ”الٰہی، بحرمۃ شیخ المشائخ سلطان العاشقین رحمۃ للعالمین محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الحق والدین محمد بن احمد بخاری“ (ہفت اقطاب ص ۷۰)

۴۔ ابوالعلائی اپنے پیر کے پیر کیلئے رحمۃ للعالمین کا لفظ استعمال کرتے ہیں ”آپ کا دوسرا کام رحمۃ للعالمینی امت کے لیے پیغام عام بذریعہ پیری مریدی“۔ (چراغ ابوالعلائی ص ۱۳۱)

۵۔ مفتی غلام سرور قادری بریلوی صاحب نے اپنے ترجمۃ القرآن (عمدۃ البیان) کے مقدمے میں علامہ اقبال کا یہ شعر نقل کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مفتی صاحب اس شعر سے متفق ہیں۔

نوع انساں را پیام آخریں

حامل اُو رحمۃ للعالمین

انسانوں کیلئے قرآن آخری پیغام ہے اس کے حامل رحمۃ للعالمین ہیں۔

(ص امقدمہ عمدۃ البیان)

۶۔ ہم اپنی اس گفتگو کے اختتام پر بریلویوں کے امام جناب احمد رضا خان صاحب کے والد مولوی نقی علی کی کتاب انوار جمال مصطفیٰ یعنی الکلام الاوضح سے حوالہ پیش کرتے ہیں۔ علماء اپنے شاگردوں کے حق میں خصوصاً عوام زمانہ کے حق میں عموماً رحمت ہیں کہ تعلیم و تدریس، وعظ و تذکیر، امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں مشغول رہتے ہیں اور پیغمبر اپنی قوم کیلئے رحمت ہیں۔

یہی بات حضرت گنگوہیؒ لکھ رہے ہیں کہ (دیگر اولیاء و انبیاء و علماء ربانیین بھی موجب

رحمت عالم ہوتے ہیں)۔ حضرت گنگوہیؒ اور نقی علی کی عبارت میں کم وبیش ایک ہی بات کہی گئی ہے پھر حضرت گنگوہیؒ پر فتوی لگانا اور کافر لکھنا کہاں کا انصاف ہے حضرت گنگوہیؒ کی عبارت میں بھی موجب رحمت عالم کہا گیا ہے نا کہ موجب رحمت للعالمین۔

ان سب حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ سب سے اعلی درجہ میں رحمۃ للعالمین ہیں جیسا کہ حضرت گنگوہیؒ نے لکھا اور دیگر انبیاء یا اولیاء اپنے اپنے درجہ میں رحمت ہیں۔ بریلویوں کا یہ اعتراض فقط جہالت وضد پر مبنی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو حق پہچاننے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق دیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین.

جناب احمد رضا خان صاحب کا جھوٹ اور اس کی حقیقت

احمد رضا خان نے لکھا کہ شاہ اسماعیلؒ نے گستاخی کی اور حضور ﷺ کو اپنا بڑا بھائی کہا

(اعلام الاعلام ص ۱۸)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے کہا ''کائنات میں سے سب سے زیادہ کامل اور اشرف المخلوقات اور مخلوق میں سب سے زیادہ عظیم وجود والے صاحب صفات، سید المرسلین ﷺ ہیں''۔

(یک روزہ ص ۳۰)

قارئین کرام سے سوال اور جواب کے ہم منتظر

احمد رضا نے لکھا:

انجام وے آغاز رسالت باشد
انیک گوہم تابع عبدالقادر

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۱۰۱)

کہ عبدالقادر کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہوگا۔

ایک مناظرہ جو ہو نہ سکا

انور محمود صدیقی صاحب

حامدا و مصلیا و مسلما

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بو لہبی

اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ علماءِ حق نے گلشن رسالت کی حفاظت کے لیے ہمیشہ خونِ جگر کے نذرانے پیش کیے۔ اس کے ردِ عمل میں جہاں امت مرحومہ نے ان گلشن رسالت کے پروانوں پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے وہاں باطل گروہوں کی طرف سے بغض و عداوت اور حسد و کینہ کی بناء پر ان نائبین رسول ﷺ پر سب و شتم کی بارشیں بھی ہوئیں کبھی اس عالم کی فضاؤں نے انہیں مکہ مکرمہ کی تپتی ریت پر لیٹ کر اور ایذائیں برداشت کر کے اَحد، اَحد کی صدائیں بلند کرتے ہوئے پایا، کبھی پھانسی کے پھندے پر اعلائے کلمۃ الحق کا مقدس فریضہ سرانجام دیتے ہوئے دیکھا، کبھی انہیں جیل کی چار دیواری میں محبوس کیا گیا تو کبھی کفر کے فتوؤں سے نوازا گیا۔

آج بھی ان اکابر کے جانشین زندہ ہیں جو مادہ پرستی کے اس پرفتن دور میں بھی صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے مصائب کو گلے لگاتے ہیں۔ اگر انہیں حق کے لیے مسجد میں گوشہ نشیں رہ کر قال اللہ وقال الرسول کو اوڑھنا بچھونا بنانا پڑے تو بناتے ہیں اور اگر حق کے لیے ہی میدان جہاد میں نکلنا پڑے تو بھی دریغ نہیں کرتے انہی علماءِ حق میں سے میرے استاذ محترم حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی بھی ہیں۔ ہر شخص کو اپنی مادر علمی پر فخر ہوتا ہے۔ سو مجھے بھی ہے لیکن فخر کا معاملہ کچھ جذباتی سا ہے اگر جذبات سے بلند ہو کر آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو بھی انشاء اللہ میرے استاذ محترم کو انہی علماءِ حق کا ایک فرد پائیں گے۔

مناظرہ کے زبانی چیلنج: جس طرح دیگر علماءِ حق کے بارے میں ''سنت اللہ'' یوں جاری ہے کہ جب علماءِ حق کی تعلیم و تبلیغ سے اہل بدعت کے ایوانوں میں شگاف اور دراڑیں پڑنا شروع ہو جاتی

ہیں تو اہل بدعت کے علماء سوء ان کے در پے آزاد ہو جاتے ہیں۔ بالکل یہی صورت حال حضرت الاستاذ مدظلہ کے ساتھ اپنے علاقہ میں پیش آئی چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ استاذ محترم کو قاری قطب الدین صاحب خطیب جامع مسجد حاجی نور احمد ٹمپل روڈ نے دیوبندی بریلوی اختلافی امور پر مناظرہ کے چیلنج دینے شروع کر دیئے چونکہ حضرت ممدوح آج کل کے مناظروں سے طبعاً متنفر اور گریزاں رہتے ہیں کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ اس قسم کے مناظرے فریقین کی غلط فہمیوں اور رنجشوں کو ختم کر کے ان میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کی بجائے مزید انتشار و خلفشار پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں اس وجہ سے حضرت والا نے ان چیلنجوں کو درخور اعتناء ہی نہ سمجھا اور جواب دینے کی بجائے سکوت و خاموشی کو اختیار فرمایا کیونکہ

"جوابِ جاہلاں باشد خموشی"

مناظرہ کا تحریری چیلنج: لیکن افسوس کہ شرارت پسند طبیعتوں نے اس سکوت و خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر لوگوں میں غلط پروپیگنڈا شروع کر دیا نیز اب مزید ترقی کر کے قاری صاحب مذکور نے باقاعدہ تحریری طور پر مناظرہ کا چیلنج دے دیا اور مفتی غلام سرور صاحب قادری کو اپنی طرف سے مناظر مقرر کر دیا۔

مفتی غلام سرور صاحب قادری کا تقریری مناظرہ سے فرار: اب جب کہ پانی سر سے گزر چکا تھا مجبوراً حضرت الاستاذ کو بھی جواب دینا پڑا۔ حضرت ممدوح کے جواب کا خلاصہ یہ تھا چونکہ بالعموم تقریری مناظرے ہنگامہ اور تو تو میں میں کی نذر ہو جاتے ہیں اس لیے اس کے سدباب اور تقریری مناظرہ کے نتیجہ خیز اور مفید بنانے کے لیے میری کچھ شرائط ہیں (جو ممدوح کے مکتوب گرامی میں ملاحظہ فرمالیں) اگر آپ انہیں منظور فرمالیں تو میں مناظرہ کے لیے تیار ہوں ورنہ بلاوجہ کی ہنگامہ خیزی اور دنگا فساد برپا کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے اور اگر آپ تحریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر بلاشرط جس موضوع پر آپ چاہیں مجھ سے مناظرہ کر سکتے ہیں۔

جواباً مفتی غلام سرور صاحب قادری نے استاذ محترم کی شرائط میں ترمیم کرانے کے لیے گفتگو شروع کر دی اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ "ورنہ بصورت مجبوری تحریری گفتگو عمل میں لائی جائے گی"

طرفین سے خط و کتابت جاری رہی تا آنکہ جب مفتی صاحب نے اپنے اندر جواب دینے کی سکت نہ پائی تو خط و کتابت کا سلسلہ بند کر کے تقریری مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

مفتی صاحب کا تحریری مناظرہ سے بھی فرار: جب مفتی صاحب تقریری مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے تو حضرت الاستاذ نے مفتی صاحب کو ان کا وعدہ یاد دلایا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ تقریری مناظرہ کی شرائط پر اگر اتفاق رائے نہ ہو سکا تو ''تحریری گفتگو عمل میں لائی جائے گی''۔ لیکن مفتی صاحب پر کچھ ایسا رعب چھا گیا کہ وہ تحریری گفتگو کے لیے بھی (باوجود وعدہ کے) اپنے آپ کو تیار نہ کر سکے۔

مفتی صاحب سے بالمشافہ گفتگو: اس کے کچھ عرصہ بعد مزنگ کے بعض حضرات مفتی صاحب کے پاس پہنچے تا کہ حضرت الاستاذ کے ساتھ تقریری مناظرہ کے شرائط پر بالمشافہ گفتگو کر لیے ان کو دعوت دیں۔ مفتی صاحب ان کی دعوت پر ۳ شعبان ۱۴۰۲ھ کی شب کو تشریف لائے اور جامع مسجد حاجی نور احمد واقع ٹمپل روڈ میں تقریباً پچاس آدمیوں کی موجودگی میں استاذ محترم اور مفتی صاحب کی بالمشافہہ گفتگو ہوئی (اس کی تفصیلی روداد اس مکتوب میں ملاحظہ فرمائیں جو حضرت ممدوح نے ڈاکٹر اقبال صاحب کو تحریر فرمایا ہے اور اسی رسالہ میں درج ہے)۔

مفتی صاحب کا مباہلہ سے فرار: اسی گفتگو کے دوران بات مباہلہ تک جا پہنچی۔ حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ جن چار اکابر علماء دیوبند پر احمد رضا خان صاحب نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین'' میں نام بنام کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے انہی چار حضرات یعنی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدست اسرارہم کا نام لے کر ان کے ایمان پر احقر سے مباہلہ کر لیں تو موصوف اس سے بھی راہ فرار اختیار کر گئے اور مجلس سے اٹھ کر چل دیئے۔

بیس سے زائد افراد کی شہادت: اس گفتگو کی روداد ہمارے ایک مخلص دوست ڈاکٹر اقبال صاحب کے فرمانے پر حضرت الاستاذ نے ان کے لیے مختصر طور پر قلم بند فرما دی اور بیس شرکاء مجلس نے

بطور تصویب وتائید اس پر دستخط ثبت فرمائے۔ بلکہ ڈاکٹر اقبال صاحب نے بذات خود استاذ محترم اور مفتی صاحب کی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم الحروف سے ایک مجلس میں فرمایا کہ

''مفتی غلام سرور صاحب قادری نے گفتگو کا آغاز تو نہایت عمدہ طریقے سے کیا تھا لیکن بعد میں جلد ہی وہ وکیلانہ انداز اختیار کر گئے جس سے لوگوں کے ذہن میں یہ تاثر پیدا ہوا کہ انہوں نے وقت گذاری کے لیے اس وکیلانہ انداز کو اختیار کر لیا ہے۔ جہاں تک حقائق کا تعلق ہے حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب کے دلائل بمع حوالہ جات نہ صرف یہ کہ قابل تعریف تھے بلکہ وہ ایمان افروز بھی تھے یہی وجہ ہے کہ اہل علم حضرات نے مفتی غلام سرور صاحب قادری کے بیانات سے کوئی اچھا تاثر نہیں لیا بلکہ اس کے برعکس حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب کے نقطۂ نگاہ کو از حد پسند کیا''۔

نیز ڈاکٹر صاحب نے اسی مجلس میں استاذ محترم کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے احقر سے فرمایا کہ

''میں نے اپنے ابتدائی دور میں قاری معین الاسلامؒ صاحب سے کچھ دینی تعلیم حاصل کی تھی اور ان کو میں نے بڑا بے لوث، بے نفس اور متقی انسان پایا تھا اب عرصہ دراز کے بعد میں نے ان صفات کا حامل مولانا قاری عبدالرشید صاحب کو پایا''۔

علاقہ مزنگ کے مشہور و معروف سیاسی وسماجی رہنما جناب چودھری اشفاق احمد صاحب ممبر زکوٰۃ کمیٹی شاداب کالونی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ''میں اس مجلس مناظرہ کو منعقد کرانے والے سرگرم ارکان میں سے تھا۔ میری خواہش تھی کہ حق و باطل مجھ جیسے علم دین سے دور افراد کے سامنے واضح ہو جائے۔ اس محفل کے دوران جو کارروائی بھی ہوئی وہ میرے ہی لیٹر پیڈ پر نوٹ ہوئی۔ ابتدائی طور پر سوالات مفتی غلام سرور قادری نے کیے۔ ان کے جوابات معہ حوالہ جات قاری عبدالرشید صاحب نے دیئے جو کہ عین شریعت کے مطابق اور لاجواب کر دینے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ساری محفل میں حضرت قاری صاحب کو عبور حاصل رہا اور محفل میں موجود تمام حاضرین نے حق و

باطل کے درمیان فرق کو محسوس کر لیا''۔

مفتی غلام سرور صاحب قادری کا دوبارہ گفتگو کیلئے تیار نہ ہونا: چوہدری محمد اشفاق صاحب نے مزید بیان کیا کہ ''اس مجلس کے چند روز بعد میں اور جناب گلزار صاحب، قاری قطب الدین صاحب، جناب چوہدری عطاء محمد صاحب، بابا حسن دین صاحب، جناب قمر الدین عرف خلیفہ صاحب، مفتی غلام سرور صاحب کے پاس پہنچے چونکہ ہم لوگ کاروبار وغیرہ سے فارغ ہو کر گئے تھے اس لیے رات کو تقریباً بارہ بجے وہاں پہنچے۔ ہم نے مفتی صاحب سے دوبارہ گفتگو کے لیے تاریخ اور وقت مقرر کرنے کے لیے کہا تو وہ راضی اور تیار نہ ہوئے بعد ازاں ہمارے رفقاء نے مجبور کیا تو مفتی صاحب نے کافی دیر سوچنے کے بعد ہمیں ایک اور عالم کا پتہ دے دیا۔ جب مفتی صاحب نے انکار کیا تو میں نے جان لیا کہ معاملہ صاف ہے کہ مفتی صاحب غلط ہیں ورنہ مناظرہ سے نہ بھاگتے''

''رشیدیہ'' کتاب کا غلط حوالہ دیکر جان چھڑانے کی ناکام کوشش: جب مزنگ کے مندرجہ بالا معززین مفتی صاحب کے پاس پہنچے تاکہ انہیں دوبارہ گفتگو کے لیے آمادہ و تیار کریں تو حضرت الاستاذ کے ساتھ دوبارہ گفتگو کے لیے تو خیر وہ کیا تیار ہوئے البتہ چوہدری عطاء محمد صاحب کو مفتی صاحب نے فرمایا کہ ''آپ اس کو (یعنی استاذ محترم کو، (انور) کہیں کہ وہ علم مناظرہ کی مشہور درسی کتاب ''رشیدیہ'' کا مطالعہ کرے اور پھر بتائے کہ اس میں قسم اٹھانے کا ذکر کہاں ہے؟''

استاذ محترم نے اس کے جواب میں چوہدری عطاء محمد صاحب سے فرمایا کہ ''رشیدیہ'' مناظرہ کی کتاب ہے شرائطِ مناظرہ کی نہیں۔ ہم نے تو ابھی مناظرہ شروع ہی نہیں کیا تھا بلکہ شرائطِ مناظرہ کے سلسلہ میں ہماری بات ہو رہی تھی۔ نامعلوم مفتی صاحب کو کیا ہو گیا کہ وہ اپنی جان چھڑانے کے لیے ایسی ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں؟

نیز استاذ محترم نے چوہدری صاحب سے فرمایا کہ ''آپ مفتی صاحب سے فرما دیجئے کہ شرائطِ مناظرہ کے سلسلہ میں اگر کوئی بات ''رشیدیہ'' میں درج ہے اور میرا مطالبہ قسم اس کے خلاف ہے

تو براہِ مہربانی ''رشیدیہ'' کی وہ عبارت نقل کر کے مجھے بھیج دیں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر مفتی صاحب نے ''رشیدیہ'' سے یہ ثابت کر دیا کہ شرائطِ مناظرہ کے سلسلہ میں قبل از مناظرہ دیانتداری کے ساتھ بات کرنے کا یقین دلانے کے لیے فریقین کا میرے ذکر کردہ الفاظ میں قسم اٹھانا غلط ہے تو میں ''رشیدیہ'' میں ذکر کردہ ایسی کسی بات کے خلاف قطعاً اصرار نہیں کروں گا''۔

لیکن اس کا بھی کوئی جواب ان کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔

تحریری وعدہ کے باوجود انحراف: استاذ محترم سے جب مفتی صاحب کی تحریری گفتگو چل رہی تھی تو اس وقت مفتی صاحب نے ۲۹ جون ۱۹۸۰ء کے مکتوب میں استاذ محترم کے پیش کردہ الفاظ میں قسم اٹھانے کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا تھا۔

''رہا قسم کا معاملہ تو اس میں کوئی حرج نہیں، ہمیں اتفاق ہے، مگر طریقِ کار پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔ یعنی فریقین کے نمائندے اس بات پر غور کر لیں گے کہ آیا اسی طریقے سے حلف اٹھائی جائے یا اس سے مختلف کوئی دوسرا سنجیدہ طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اگر آپ اسی پر بضد ہوں تو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ یہ اس لیے کہ آپ اس کو آڑ بنا کر مناظرے سے انحراف نہ کر جائیں''۔

لیکن اب افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مفتی صاحب جس بات کو تحریری طور پر تسلیم کر چکے تھے۔ اب بالمشافہہ گفتگو میں اسی کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں اور جو طعنہ وہ استاذ محترم کو دے رہے تھے کہ ''آپ اس کو آڑ بنا کر مناظرے سے انحراف نہ کر جائیں'' آج ماشاء اللہ چشم بد دور اسی کو آڑ بنا کر آنجناب خود مناظرے سے انحراف کر رہے ہیں۔

جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

ساری روداد کی اشاعت کا فیصلہ: جب مفتی صاحب سے تحریری بات چیت چل رہی تھی انہی دنوں راقم الحروف اور بعض دیگر مخلص دوستوں نے ان تحریرات کی فوٹو کاپی اپنے استفادے کی خاطر استاذ محترم سے حاصل کر لی تھی۔ اب جب کہ یہ معلوم ہوا کہ استاذ محترم نے بالمشافہہ گفتگو کی روداد بھی ڈاکٹر اقبال

صاحب کے فرمانے پر مرتب کر کے انہیں دی ہے تو اسے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور دیکھنے کے بعد اس ساری روداد کی اشاعت کا تقاضا قلب میں پیدا ہوا۔ بعض دوستوں سے اس کا ذکر ہوا تو انہوں نے نہ صرف اس کی تائید کی بلکہ اس کی اشاعت کو ضروری قرار دے کر احقر سے اس پروگرام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا مطالبہ بھی شروع کر دیا۔ چنانچہ احقر نے بھی اس کی اشاعت کا عزم مصمم کر لیا۔

اپنے اس عزم و ارادے کا اظہار کرتے ہوئے حضرت الاستاذ سے اس تحریر کی فوٹو کاپی حاصل کرنا چاہی جو موصوف نے ڈاکٹر اقبال صاحب کے لیے تحریر فرمائی تھی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر دینے سے انکار کر دیا کہ

''شاید ڈاکٹر صاحب اس کی اشاعت کو پسند نہ فرمائیں اور اشاعت کے لیے مستقل طور پر دوبارہ مرتب کرنا میری مصروفیات کے باعث بہت مشکل ہے'' یہ جواب پا کر راقم الحروف عجیب مخمصے اور شش و پنج میں مبتلا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے ڈاکٹر اقبال صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنے اس عزم کا اظہار کر کے استاذ محترم کے مکتوب گرامی کی فوٹو کاپی مانگی اور ساتھ ہی اس کی اشاعت کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو بہت بہت جزائے خیر عطاء فرمائے کہ انہوں نے احقر کے پروگرام سے اتفاق کرتے ہوئے اس کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی اب یہ ساری روداد اس مختصر دیباچہ کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ احقر اور احقر کے معاونین کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریا کاری
محفوظ ہیں تحریریں مرقوم ہیں تقریریں
اک پردۂ وفاداری صد سازش غداری
تعمیر کی آوازیں تخریب کی تدبیریں

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

داغ فراق

راہ سنت کے اجراء کا آغاز: شیخ المشائخ واستاذ العلماء والصلحاء، محقق لاجواب، مفسر بے مثل، محدث عظیم، فقیہ العصر، امام اہل السنّت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب کے دعائیہ کلمات کے ساتھ ان کی سرپرستی میں ہوا ابھی پہلا شمارہ کمپوزنگ کے تمام مراحل عبور کر کے چھپنے کی نظر تھا۔ اچانک ایک خبر گونجی کہ راہ سنت سے سرپرستی کا ہاتھ اٹھ گیا (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) اس خبر نے پورے عالم اسلام میں لرزہ طاری کر دیا۔

علمی حلقے بے رونق نظر آنے لگے اور درسگاہیں اپنا محافظ کھو بیٹھیں، گلشن ویران دکھائی دینے لگے، علمی گلدستے مرجھانے لگے، آنکھیں نم دیدہ ہوگئیں، سنسناہٹ کا سماں بندھ گیا، امت مسلمہ سوگوار کے مناظر پیش کر رہی تھی، اہل السنّت والجماعت کی تمام جماعتیں اپنے آپ کو یتیم محسوس کرنے لگیں۔ ملک میں ایک سناٹا سا چھا گیا ایک خاموشی کی لہر دوڑ گئی، علمی ستارے بے نور دکھائی دینے لگے۔ آج قلم محققانہ ہاتھوں کی مٹھاس کھو بیٹھے۔ صفحات تحقیقی تحریروں سے محروم ہو گئے پھر اگلا منظر گکھڑ کی سرزمین نے بھی یہ دیکھا کہ ملک بھر سے گاڑیوں کا اژدھام ہو گیا۔ راستے تنگ پڑ گئے، روڈ بلاک ہو گئے، لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہجوم، مغموم چہرے سسکیوں کے تناظر میں، ڈی سی ہائی سکول گکھڑ میں امڈ آیا، سکول کا اتنا بڑا میدان کم پڑ گیا۔

راستوں، چوکوں، چوراہوں، سڑکوں پر کھڑے لوگوں کے جم غفیر کو سنبھالنا مشکل ہو گیا، انتظامیہ بے بس نظر آنے لگی، یقیناً گوجرانوالہ کا تاریخی منظر تھا۔ لوگوں کے اتنے بڑے اجتماع کو شاید ان آنکھوں نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ اتنا بڑا ہجوم طوفانی سیلاب دکھائی دینے لگا۔ یہ ملک بھر سے آنے والے تمام لوگ حضرت شیخ کی نماز جنازہ میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے پہنچے تھے۔ یہ چراغ امت کی آنکھوں سے اوجھل تو ضرور ہوا ہے مگر بجھا نہیں ان کا فیض ان کے مراکز، ان کے فرزندان، تلامذہ اور کتب سے تاقیامت جاری وساری رہے گا۔ (انشاء اللہ)

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر مگر بجھی تو نہیں

ابھی یہ نم دیدہ لوگوں کا سیلاب سسکیوں کے عالم میں ہی تھا کہ ایک اور خبر بجلی بن کر گری جس سے لوگوں میں غم کی لہر دوڑ گئی، زمین پاؤں سے نکل گئی، آنسوؤں کے بہاؤ کو روکا نہ جا سکا، دل تار تار ہو گیا، زبانیں گنگ ہو گئیں، دماغ پھٹنے لگا، دل وجگر پاش پاش ہونے لگے، لیکن میرے خدا کے فیصلوں سے انحراف نہیں کیا جا سکتا کہ شہزادہ اہل سنت، جامعہ منظور الاسلامیہ کے معزز اساتذہ کرام کا تلمیذ رشید، فاضل نوجوان، اشرف منہاس کا فرزند جمیل، جامع مسجد مدینہ (المکہ ہوٹل چکوال) کا عظیم خطیب، رفقاء کا انتخاب لاجواب، حضرت مولانا الطاف منہاس صاحب بھی شیخ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے راستہ ہی میں تھے کہ حادثہ میں جام شہادت نوش کر گئے۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) اپنی کم عمری (29 سال) میں دوستوں کو فرقت کا غم طویل دے گیا، دو معصوم بچوں کو یتیم کر گیا، بیوی کا سہاگ اجاڑ گیا، ماں کو جدائی کا غم دے کر امنگوں پر پانی پھیر گیا، بہنوں کیلئے بہتی آنکھوں میں حسرتوں کی داستان چھوڑ گیا، بھائیوں کو داستان غم دے گیا، تلامذہ کی امیدیں توڑ گیا۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کف دست ساقی چھلک پڑا
رہی دل کی دل ہی میں حسرتیں کہ نشاں قضا نے مٹا دیا

بس کم عمری میں کیسا سعادت مند جو مخلص بھی تھا، متحمل بھی تھا، مبلغ بھی تھا، مدبر بھی تھا، مفکر بھی تھا، منور بھی تھا، ذہین وفطین بھی تھا، ذمہ دار بھی تھا، مدیر بھی تھا، وفادار بھی تھا، باوقار بھی تھا، صابر بھی تھا، شاکر بھی تھا، شاعر افق بھی تھا، نقیب بھی تھا، خطیب بھی تھا، جامعہ منظور الاسلامیہ کے ستاروں میں ایک روشن ستارہ بھی تھا، غرض اس کے اوصاف کو اپنی تحریر میں لانا ناممکن نظر آتا ہے۔ بس یہی کچھ کہ اے الطاف گئے تو بہت ہیں، جانے والے بھی بہت ہیں، جانا بھی سب نے ہے، مگر تیرے جانے کا طرز کچھ اور تھا۔ تو میں نے کہا کیسا وہ خوش نصیب خاک کا حصہ جو اس جسد مبارک کو اپنے اندر لئے ہوگا تو عالم تصور میں جواب ملا۔

مر کر بھی رہ نہ سکوں گا میں زیر خاک
میرا مزار سینہ اہل نظر میں ہے

نوٹ: حضرت شیخ پر تفصیلی تحریر آئندہ شمارہ میں آئے گی۔ (انشاء اللہ) **انتظامیہ مجلہ**

ہمارا نصب العین احیاء التوحید والسنة وامحاء البدعة

آپ کی اپنی جماعت انجمن ارشاد المسلمین (پاکستان)

فرقہ واریت اور سیاست سے پاک مسلک اہلسنت والجماعت کی اشاعت و بدعات کا رد دلائل کے ساتھ

تصنیف و تالیف کی طرف حسین قدم

باوقار، باصلاحیت حضرات ہماری جماعت کا حصہ بنیں۔

مرکزی امیر، مناظر اہل السنت والجماعت حضرت مولانا محمد حماد احمد نقشبندی

نوٹ: بفضلہ تعالیٰ

رد بدعات پر مبنی تربیتی ہفتہ وار کورس کا جامعہ حقانیہ قینچی (لاہور) میں انعقاد ہوا جس میں کثیر طلباء نے شرکت کر کے مناظر اہلسنت مولانا محمد حماد صاحب سے استفادہ کیا۔

امتحان میں ساٹھ طلباء کامیاب ہوئے جن کو اعزازی اسناد اور انعامی کتب دی گئیں۔

آئندہ انشاء اللہ شعبان، رمضان میں مختلف مقامات پر تربیتی کورس ہوں گے۔

کورس میں شرکت کرنے والے طلباء کرام

اور کورس کروانے والے حضرات جلد از جلد رابطہ کریں۔

0321-4184848 0302-8484434

ایک ہندو کی فریاد / مسلم قوم کے نام

محمد عبداللہ جان لاہوری
متعلم جامعہ عبداللہ بن عمرؓ لاہور درجہ ثالثہ

ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں …… ایک ہی دربار پہ سر آپ بھی دھرتے نہیں
اپنی سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے …… آپ کے سجدوں کی مرکز بھی تو قبرستان ہے
اپنے دیوتاؤں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں …… آپ بھی مشکل کشاؤں کو تو گن سکتے نہیں
جتنے کنکر اتنے شنکر یہ اگر مشہور ہے …… جتنے مردے اتنے سجدے آپ کا دستور ہے
اپنے دیوی دیوتاؤں کو ہے گر کچھ اختیار …… آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں ہے کچھ شمار
وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ جے بجرنگ بلی …… آپ کو دیکھا لگاتے نعرہ یا حیدر علیؓ
لیتا ہے اوتار پربھو اپنا گر ہر دیش میں …… آپ نے سمجھا خدا کو مصطفیٰؐ کے بھیس میں
جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں …… تربتوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں …… آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوالیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار …… آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ و چادر بے شمار
بت کی پوجا ہم کریں ہم کو ملے نارِ سقر …… آپ پوجیں قبر کو کیونکر ملے جنت میں گھر؟
آپ مشرک ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے …… جنتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے؟
مورتی پتھر کی پوجیں اگر ہم تو بدنام ہیں …… آپ سنگِ نقش پا پوجیں تو نیکو نام ہیں
کتنا ملتا جلتا میرا آپ سے ایمان ہے …… آپ کہتے ہیں مگر ہم کو کہ بے ایمان ہے
شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے …… پھر یہی اعمال کر کے کیسے مسلم تم رہے؟
ہیں ہمارے جشن اپنے اور بسنت تہوار بھی …… اور دھڑلے سے مناتے ہیں بسنتیں آپ بھی
ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی

برادرانِ اسلام! ان اشعار کو بغور پڑھیے اور اپنے حالات کا جائزہ لیجیے، اگر واقعی آپ کے اعمال کافروں اور مشرکوں جیسے ہیں تو فوراً ان سے توبہ کیجئے اور قرآن وسنت اور اسوۂ صحابہؓ کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر لیجئے اور اللہ سے ہدایت کے لیے دعا بھی کرتے رہیے، ورنہ دنیا میں سوائے ذلت و محتاجی اور مرنے کے بعد آخرت میں پچھتاوے کے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلنا پڑے گا۔



عظیم خوشخبری

پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت مولانا پیر **سیف اللہ خالد** نقشبندی مجددی مدظلہم العالی

کی زیر سرپرستی چلنے والی، تعلیم و تربیت، علم و اصلاح کی عظیم دینی درسگاہ،

جامعہ **منظور الاسلامیہ** عیدگاہ صدر لاہور کینٹ میں نئے سال، **شوال المکرم** ۱۴۳۰ھ سے

دورۃ حدیث شریف کا آغاز تشنگانِ علوم نبویہ داخلہ کے لیے وقت پر تشریف لائیں۔

اب تک مختلف شعبہ جات میں جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد 5623

الداعی الی الخیر: **مولانا اسد اللہ فاروق** (ناظم اعلیٰ) 042-6674786، 0333-4274235

مطالعہ کیلئے جامعہ کی ویب سائٹ www.jamiatulmanzoor.com